﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۱۹/اکتوبر ۲۰۰۱ء شمارہ ۴۲

۲/شعبان ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۱۹/اخاء ۱۳۸۰ ہجری شمسی

درود شریف کی برکت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ
باب استحباب القول مثل قول المؤذن)

خدا نے جو آواز پھیلانے کے لئے قائم کی ہے کوئی دنیا کی طاقت اس کو روک نہیں سکتی

سیرالیون میں سخت مشکل حالات کے باوجود امسال انتیس (۲۹) ہزار دو سو چونتیس (۲۳۴) افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے

لائبیریا میں اکسٹھ (٦١) نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ۔ گیارہ ہزار سے زائد افراد کی جماعت میں شمولیت
زیمبیا میں امسال ایک ہزار سے زائد اور مڈغاسکر میں چھ ہزار چار سوسے زائد بیعتیں ہوئیں

یورپ میں جرمنی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتوں میں سب سے آگے ہے۔ دوران سال سولہ (١٦) اقوام کے سترہ سو (١٧٠٠) سے زائد افراد نے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ فرانس میں ۲۱ ممالک سے تعلق رکھنے والے ایک سو سینتیس (١٣٧) افراد نے بیعت کی۔

انڈونیشیا نے تمام مخالفتوں کے باوجود دس ہزار سے زائد بیعتوں کے حصول کی توفیق پائی۔ ۲۹ نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ ۱۵ نئی مساجد کی تعمیر۔

بنگلہ دیش جماعت بہت سے ابتلاؤں کے باوجود آگے بڑھتی رہی اور ان کی بیعتوں کی تعداد بیس ہزار سے زائد ہو چکی ہے۔
ہندوستان میں امسال چار کروڑ پانچ لاکھ ۳۶ ہزار سے زائد نفوس کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا ہوئی۔

یہ جتنی کامیابیاں ہو رہی ہیں ہمارے مظلوم احمدیوں کی قربانیوں اور دعاؤں کے نتیجہ میں ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم ان کے لئے دعائیں کریں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے حالات کو بدل دے۔ یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خیریت سے واپس پاکستان لے جائے

(گزشتہ ایک سال میں دعوت الی اللہ کے ثمرات کے تعلق میں سیرالیون، لائبیریا، زیمبیا، مڈغاسکر، جرمنی، فرانس، انڈونیشیا، بنگلہ دیش اور ہندوستان میں جماعت کی ترقی اور سخت مشکل اور نامساعد حالات میں اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید کے ایمان افروز واقعات کا بیان)

(قسط نمبر٦)

انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی کے موقعہ پر ۲۵/اگست کو دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

سیرالیون (Sierra Leon)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سیرالیون کے متعلق میں عرض کرتا ہوں کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ وہاں کے حالات درست کرے۔ اگرچہ پہلے سے بہت بہتر ہیں مگر پھر بھی فسادی جگہ جگہ بغاوت شروع کرتے رہتے ہیں۔ مجموعی تعداد دو ہزار نو سو بیس (۲۹۲۰) ہے جہاں جماعتوں کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ مساجد میں ۹ کا اضافہ ہوا ہے۔ سیرالیون کی احمدیہ مساجد کی کل تعداد

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

احمدیوں کو خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی صفت مہیمن پر غور کرتے ہوئے امانتدار ہونا چاہئے

اس شخص سے بھی خیانت نہ کرو جو تم سے خیانت کرتا ہے

قرآن کریم پہلی تمام کتب سماویہ پر مہیمن ہے اور ان کی تمام اچھی باتیں اس میں آگئی ہیں

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے
اللہ تعالیٰ کی صفت مہیمن کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۵/اکتوبر ۲۰۰۱ء)

(لندن ۵/اکتوبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الحشر کی آیت ۲۴ تلاوت کی اور اس کے ترجمہ کے بعد فرمایا کہ آج کا خطبہ خدا تعالیٰ کی صفات میں سے صفت اَلْمُهَيْمِن کے اوپر ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اَلْمُهَيْمِن کے معانی بتاتے ہوئے فرمایا کہ اس کے ایک معنی گواہ کے ہیں جو دوسروں کو خوف سے امن دیتا ہے۔ اس کا ایک معنی امین بھی تفاسیر میں مذکور ہے۔ اسی طرح اس کے ایک معنی اَلرَّقِيْب یعنی نگران کے بھی ہیں۔ اور جانچ پرکھ کرنے والے کے بھی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب پرندہ اپنے بچوں کی حفاظت کے لئے ان کے اوپر اپنے پر پھیلائے تو اس کے لئے بھی هَيْمَنَ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے حدیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کا اور قرآن مجید کا مُهَيْمِن تھا اسی طرح اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت سے بھی نظر

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:خطاب حضور انور برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۸ء از صفحہ اول

دو(۲)ہزار دو سو ستتر (۲۷۷) ہے۔

لائبیریا(Liberia)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ لائبیریا بھی ایک مشکل علاقہ ہے۔یہاں بھی فساد ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہوتے رہتے ہیں۔یہاں بھی نامساعد حالات میں ہمارے مبلغ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔دورانِ سال بڑے نامساعد حالات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۶۱ (اکسٹھ) نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔اور جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔اور گیارہ (۱۱)ہزار سے زائد افراد احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔۶۱ مساجد اپنے اماموں کے ساتھ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔اس اضافہ کے ساتھ مساجد کی کل تعداد ۱۰۶ تک ہو گئی ہے۔

زیمبیا(Zambia)

زیمبیا ایک ایسا ملک ہے جہاں گزشتہ سالہا سال سے ایک جمود طاری تھا اور ان کی سالانہ بیعتوں کی تعداد کبھی بھی دس(۱۰) سے آگے نہیں بڑھتی تھی۔یہاں گزشتہ سال ایک نئے مبلغ کا تقرر کیا گیا جنہوں نے اللہ کے فضل سے غیر معمولی طور پر کام آگے بڑھایا اور باوجود شدید مخالفت کے ان کی امسال کی بیعتوں کی تعداد ایک ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔

مڈغاسکر(Madagascar)

حضور نے فرمایا کہ ماریشس کے سپرد ایک جزیرہ مڈغاسکر ہے۔ماریشس جماعت کو ہمسایہ ملک مڈغاسکر میں غیر معمولی کام کی توفیق ملی ہے۔انہوں نے مختلف علاقوں کا انتخاب کر کے وہاں تبلیغی وفود بھجوائے جنہیں اللہ کے فضل سے نمایاں کامیابی نصیب ہوئی۔۵۲(باون) نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔گزشتہ سال کی ۶۳۲ بیعتوں کے مقابل پر امسال چھ(۶) ہزار چار سو(۴۰۰) سے زائد بیعتیں انہوں نے حاصل کی ہیں۔

مڈغاسکر میں ہمارے تبلیغی وفود نے بہت تکلیف اُٹھا کر کام کیا ہے۔وہاں کے مبلغ مشہود احمد طور لکھتے ہیں:مڈغاسکر کے ضلع مانا کار کے ایک تبلیغی دورہ کے دوران ہمیں 40 کلو میٹر ایریا میں 20 گاؤں میں پیغامِ حق پہنچانے کی توفیق ملی۔برسات کا موسم تھا۔یہاں کا علاقہ مٹی کی پہاڑیوں پر مشتمل ہے سب گاؤں پہاڑیوں کے اوپر ہیں۔ہم روزانہ بارش میں ننگے پاؤں (کیونکہ کیچڑ کی وجہ سے جوتا پہنا نہیں جا سکتا تھا) 8 کلو میٹر اور کبھی 4 کلو میٹر سفر کر کے پیغامِ حق پہنچاتے رہے اور اللہ کے فضل سے اس ضلع میں ۱۲۶۰ افراد نے احمدیت قبول کی اور ۱۷ دیہات میں احمدیت کا پودا لگا۔

اپنی تبلیغی مہمات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: مڈغاسکر میں دورانِ تبلیغ ہم نے مٹی کی ایک اونچی پہاڑی پر واقع گاؤں آندرانو تسارا میں جانے کے لئے ایک پگڈنڈی کا راستہ اختیار کیا۔پگڈنڈی کے درمیان میں جالی ہونے کی وجہ سے چلنے کے لئے پاؤں کو جما کر رکھنا ممکن نہ تھا۔اس نالی کے کناروں پر دونوں طرف پاؤں ٹکاتے ہوئے اور ننگے پاؤں کیچڑ میں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے بالآخر ہم اس گاؤں تک پہنچ گئے اور گاؤں کے رئیس کا گھر پوچھ کر سیدھے اُس کے گھر پہنچے اور اپنی آمد کا مقصد بیان کیا۔اس رئیس نے کہا: ٹھہرو، جو لوگ اس وقت گاؤں میں موجود ہیں، مَیں اُن سب کو بلا لیتا ہوں۔چنانچہ پچاس کے قریب مرد و زن اکٹھے ہو گئے۔ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد اور جماعت کا تعارف کروایا۔دورانِ تبلیغ ایک ساٹھ سالہ بزرگ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ جب آپ لوگ اوپر کی طرف چڑھ رہے تھے تو میرے دل میں خیال گزرا کہ اتنی مشکل میں اور شام کے قریب جو لوگ آ رہے ہیں جس مقصد کے لئے بھی آ رہے ہیں ضرور سچے ہیں اور یہ جھوٹے نہیں ہو سکتے۔اب آپ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا ذکر کیا ہے۔مَیں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ لوگ سچے ہیں۔چنانچہ ان تمام لوگوں نے اسی وقت بیعت کر لی۔بیعت کے بعد رئیس کے والد صاحب رونے لگے اور میرا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے کہ اس سے قبل ہم سمجھ رہے تھے کہ اسلام یہاں سے اُٹھ گیا ہے۔مگر آپ کے آنے سے ایسا لگ رہا ہے کہ اسلام دوبارہ زندہ ہو گیا ہے۔اب آپ آتے رہیں اور ہمیں اسلام سکھاتے رہیں۔

جرمنی(Germany)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب مختصر ذکر جرمنی اور فرانس کا کرتا ہوں۔یورپ میں جرمنی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتوں میں سب سے آگے بڑھا ہے۔دورانِ سال سترہ سو(۱۷۰۰) سے زائد بیعتیں ہوئی ہیں۔بیعت کرنے والوں کا تعلق ۱۶۔اقوام سے ہے۔جماعت جرمنی نے بوزنیا، سلووینیا، میسڈونیا، KOSOVO، رومانیہ، بلغاریہ، چیک ری پبلک اور اٹلی میں بھی تبلیغی میدانوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

جماعت جرمنی کو الجیریا(ALGERIA) میں بھی غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی ہے۔جرمنی سے ایک مخلص احمدی الجیرین دوست وہاں وقف عارضی پر گئے اور اپنے قیام کے دوران ایک سو بارہ (۱۱۲) بیعتیں حاصل کرنے کی توفیق پائی اور باقاعدہ وہاں نظام جماعت قائم کر دیا گیا ہے۔

محمد احمد راشد صاحب سابق مبلغ ترکی حال جرمنی لکھتے ہیں:ایک تبلیغی سٹال پر ایک ترک فیملی سے رابطہ ہوا۔بعد میں یہ دونوں میاں بیوی ہماری مسجد آئے۔اس ترک خاتون نے جب ہمارے مبلغ کی اہلیہ کو دیکھا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے وہ کہنے لگیں۔چند دن قبل میں نے ایک رؤیا میں خود آپ کو دیکھا تھا کہ آپ مجھے تبلیغ کر رہی ہیں۔اس پر اُنہیں احمدیت کے متعلق معلومات دی گئیں۔MTA پر انہوں نے اس عاجز کو بھی دیکھا۔چند دن کے بعد یہ دوبارہ مسجد آئیں اور بتایا کہ گھر جانے کے بعد میں نے اپنے رنگ میں دعا کی کہ اے اللہ میرے لئے تو یہ ایک معمہ بن گیا ہے تو میری مدد کر۔وہ شخص جس کو ٹیلی ویژن پر مَیں نے آج دیکھا ہے میری خوش قسمتی ہو گی کہ تو ان سے میری ملاقات کرا دے۔وہ خود بیان کرتی ہیں کہ ایک کشفی نظارہ میں مجھ سے اُن کی ملاقات ہوئی۔چنانچہ اس رؤیا کے نتیجہ میں اس فیملی کے تین افراد نے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔

اشفاق احمد طاہر جرمنی بیان کرتے ہیں کہ جب وہ دعوت الی اللہ کے پروگرام کیلئے ہمبرگ مشن ہاؤس پہنچے تو معلوم ہوا کہ مربی صاحب کی بیٹی بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔مربی صاحب نے دورہ ملتوی کرنے کی بجائے یہ فیصلہ کیا کہ ہم تبلیغ کیلئے کسی قریبی علاقے میں چلے جاتے ہیں۔اس کے لئے ایک ایسے علاقے کا انتخاب کیا جہاں ہمارا کوئی واقف نہ تھا۔کسی نے ہماری بات نہ سُنی۔آخر ایک بچہ نے ہمیں بتایا کہ اس کے والد صاحب ابھی بازار سے واپس آنے والے ہیں اس لئے آپ انتظار کریں۔کچھ دیر بعد وہ دوست آ گئے تین گھنٹے تک گفتگو ہوتی رہی۔تبلیغ کے بعد میزبان دوست نے اپنے کنبہ کے چار افراد کے ہمراہ بیعت کی ان کے علاوہ ایک اور مہمان دوست نے بھی بیعت کر لی۔بیعت کرنے کے بعد انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی تھی کہ دو آدمی کسی دینی کام کی غرض سے آئیں گے اور وہ ایک فارم دیں گے اور یہ کہ اس واقعہ کا ذکر وہ قبل ازیں اپنی اہلیہ سے بھی کر چکے تھے اور اسے کہہ چکے تھے کہ مہمان نوازی کیلئے تیار رہو۔اور وہ دو دن سے ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ہم بغیر کسی ارادے کے اس جگہ پہنچے تھے۔الحمد للہ خدا کی تقدیر ہمیں خود اس طرف لے کر آئی۔

فرانس (France)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ فرانس نے امسال مختلف شہروں میں ۱۹۴ تبلیغی نشستوں کا انعقاد کیا۔اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت اور قربانی کو قبول فرمایا اور ان کی کوششوں کو توقعات سے بہت بڑھ کر پھل عطا کئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت فرانس بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ترقی کر رہی ہے۔جرمنی کے بعد یہ دوسری مغربی جماعت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے نئے نئے پھل عطا کئے ہیں۔۱۳۷ بیعتیں وہاں ہو چکی ہیں جن کا تعلق ۲۱ ممالک سے ہے۔

گزشتہ دو تین سالوں سے فرانس میں غیر معمولی بیداری ہے۔اس بیداری کا اعتراف فرانس کی وزارت داخلہ کے ایک ڈائریکٹر نے ان الفاظ میں کیا کہ پہلے تو لگتا تھا کہ جماعت احمدیہ کی گاڑی دو ہارس پاور کے انجن پر چل رہی ہے لیکن اب ایسا لگتا ہے کہ ریس میں چلنے والی گاڑی کی طرح بہت تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں!مارغسائی شہر میں ایک سال قبل صرف ایک احمدی خاتون تھیں۔اب یہاں اللہ کے فضل سے ۱۲۹ احمدیوں پر مشتمل جماعت قائم ہو چکی ہے۔

انڈونیشیا (Indonesia)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:انڈونیشیا جماعت کو امسال مخالفین کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا رہا ہے۔بعض علاقوں میں مساجد پر حملے ہوئے اور گھروں کو جلایا گیا۔بہت سے احمدی احباب زخمی بھی ہوئے اور شہادت کا پھل بھی ان کو عطا ہوا ہے۔ان تمام مخالفتوں کے باوجود انہوں نے اپنے تبلیغی پروگرام جاری رکھے اور دس(۱۰)ہزار سے زائد بیعتوں کے حصول کی توفیق پائی۔۲۹ نئے مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں۔

امسال انہوں نے ۱۵ مساجد تعمیر کی ہیں۔بہت خوبصورت مساجد بناتے ہیں۔۶ مساجد ان کو بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔یہاں مساجد کی کل تعداد تین سو دس (۳۱۰) ہو چکی ہے۔

بنگلہ دیش (Bangla Desh)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب مَیں بنگلہ دیش کا ذکر کرتا ہوں جو حیرت انگیز ہے۔میری تمام توقعات سے بڑھ کر یہاں کامیابی کا پھل عطا ہوا ہے۔جماعت بنگلہ دیش کو اس دفعہ بہت سے ابتلاء بھی درپیش تھے۔بہت سی قربانیاں دینی پڑیں اور شدید ان کی دشمنی ہوئی۔ان کے گھر جلائے گئے اور ان کے اموال لوٹے گئے۔ان میں سے بہت سے شہید کئے گئے مگر اس کے باوجود انہوں نے ہمت نہیں ہاری اور دن بدن آگے بڑھتے چلے گئے اور امسال ان کی بیعتوں کی تعداد بیس ہزار (۲۰ ہزار) تک ہو چکی ہے۔سات (۷) مقامات پر

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

تقریر برموقع انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء

ہستئ باری تعالیٰ

(مرزا وسیم احمد ۔ ناظر اعلیٰ ۔قادیان)

قسط نمبر ۲

عقل انسانی کائنات پر غور کر کے اور مختلف اُمور کا مشاہدہ اور مطالعہ کر کے محض اِس نتیجہ پر تو پہنچ سکتی ہے کہ اس کائنات کا پیدا کرنے والا کوئی خالق اور مدبّر بالارادہ ہستی ہونی چاہئے۔ لیکن کیا وہ حقیقت میں موجود بھی ہے ؟ اس کا ثبوت تو خداتعالیٰ خود اَنَاالْمَوْجُوْد کہہ کر دیتا ہے۔ اُس کا الہام اور اُس کا کلام وجود باری تعالیٰ کی ایک نہایت زبردست اور عظیم الشان دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَۃِ﴾(ابراہیم:۲۸)

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو اس دنیا اور اگلی دنیا میں پکی باتیں سناسنا کر مضبوط کرتا رہتا ہے۔ پس جبکہ ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک بڑی تعداد کے ساتھ ہمکلام ہوتا رہتا ہے تو پھر ان کا انکار کیونکر درست ہو سکتا ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

اور نہ صرف انبیاء اور رسولوں سے ہمکلام ہوتا ہے بلکہ اولیاء سے بھی بات کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ اپنے کسی غریب بندہ پر رحم کر کے اس کی تشفّی کے لئے کلام کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلفاء اور بعض دیگر بزرگوں سے بھی اُس نے کلام کیا اور اپنے وجود کا ثبوت دیا۔ پھر یہی نہیں بعض دفعہ نہایت گندے اور بد باطن آدمیوں سے بھی ان پر حُجّت قائم کرنے کے لئے بول لیتا ہے اور اس بات کا ثبوت کہ وہ کسی زبردست ہستی کی طرف سے ہیں یہ ہوتا ہے کہ بعض دفعہ ان میں غیب کی خبریں ہوتی ہیں جو اپنے وقت پر پوری ہو کر بتادیتی ہیں کہ یہ انسانی دماغ کا کام نہ تھا۔ اور نہ کسی بد ہضمی کا نتیجہ تھا اور بعض دفعہ سینکڑوں سال آگے کی خبریں بتائی جاتی ہیں تاکہ کوئی یہ نہ کہہ دے کہ موجودہ واقعات خواب میں سامنے آگئے اور وہ اتفاقاً پورے بھی ہو گئے۔ بلکہ خداتعالیٰ کا کلام غیبِ مصفّٰی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے سب انبیاء سے بڑھ کر غیبِ مصفّٰی کی خبریں دیں جو ہزاروں پیشگوئیوں پر مشتمل ہیں۔ بطور نمونہ صرف چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے مکہ والوں کی شدید مخالفت اور حضورؐ کے قتل کے منصوبوں کی وجہ سے جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو مشرکین مکہ نے آپؐ کو زندہ یا مردہ گرفتار کر کے لانے والے کو سو اونٹ کا انعام مقرر کیا۔ مخالفین تو اس میں ناکام رہے لیکن ایک شخص سراقہ بن مالک نے انعام کے لالچ میں آپ کا پیچھا کرتا ہوا مدینہ کی سڑک پر آپ کو جالیا ۔ لیکن اس کے گھوڑے نے دو دفعہ ٹھوکر کھائی اور گر پڑا۔ اس نے عربوں کے دستور کے مطابق فال نکالی تو دونوں دفعہ فال بُری نکلی ۔ تب اس نے سمجھا کہ کہ آپؐ خدا کی امان میں ہیں اس لئے اس نے آواز دی کہ ٹھہر و اور میری بات سنو۔ سراقہ کا بیان ہے کہ جب وہ لوگ میرے پاس آئے تو مَیں نے اپنا ارادہ بتایا اور کہا کہ اب مَیں نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے اور واپس جا رہا ہوں کیونکہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ خداتعالیٰ آپ کے ساتھ ہے۔ حضورؐ نے فرمایا بہت اچھا، جاؤ۔ مگر کسی کو ہمارے متعلق خبر نہ دینا۔ جب سراقہ لوٹنے لگا تو معاً اللہ تعالیٰ نے سراقہ کے آئندہ حالات آپؐ پر غیب سے ظاہر فرمادئے اور اُن کے مطابق آپؐ نے فرمایا سراقہ ! اُس وقت تیرا کیا حال ہو گا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہونگے۔ سراقہ نے حیران ہو کر پوچھا ، کسریٰ بن ہُرمز شہنشاہ ایران کے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ آپ کی یہ پیشگوئی کوئی سولہ سترہ سال بعد جا کر لفظ بلفظ پوری ہوئی جب حضور ﷺ کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایران فتح ہوا ۔ جو مال ایرانی حکومت کا اسلامی فوجوں کے قبضہ میں آیا اس میں وہ کڑے بھی تھے جو کسریٰ ایرانی دستور کے مطابق تخت پر بیٹھتے وقت پہنا کرتا تھا۔ حضرت عمرؓ کے سامنے جب اموال غنیمت لا کر رکھے گئے اور انہوں نے کسریٰ کے کنگن دیکھے تو سب نقشہ آپؓ کی آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ وہ کمزوری اور ضعف کا دَور جب رسول خدا ﷺ کو وطن سے بے وطن ہونا پڑا۔ سراقہ کا تعاقب اور حضورؐ کا سراقہ سے یہ کہنا کہ سراقہ ! اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہونگے ۔ کتنی بڑی پیشگوئی تھی ، کتنا مصفّٰی غیب تھا۔ خدا کی قدرت آپؓ کی آنکھوں کے سامنے پھر گئی۔ اور سُراقہ کو بلا کر کسریٰ کے کنگن ان کے ہاتھوں میں پہنائے تاکہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی ظاہراً بھی پوری ہو جائے۔

اسی طرح جنگ خندق یا احزاب کا واقعہ ہے کہ جب مدینہ کی حفاظت کے لئے شہر کے ارد گرد خندق کھودی جا رہی تھی تو ایک جگہ ایک پتھر نکلا جو کسی سے ٹوٹ نہیں رہا تھا۔ حضور اکرم ﷺ کو اس کی خبر دی گئی تو آپؐ وہاں تشریف لائے اور اپنی کدال سے اس زور سے پتھر پر مارا کہ اس پتھر سے روشنی نکلی ۔ آپؐ نے فرمایا ''اَللّٰہُ اَکْبَر''۔ دوبارہ آپؐ نے کدال ماری تو پھر روشنی نکلی۔ آپ نے پھر فرمایا ''اَللّٰہُ اَکْبَر''۔ آپؐ نے پھر تیسری مرتبہ کدال ماری اور پھر پتھر سے روشنی نکلی اور پتھر ٹوٹ گیا ۔ اس موقعہ پر بھی آپؐ نے فرمایا ''اَللّٰہُ اَکْبَر''۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے تین مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کیوں فرمایا ؟ آپؐ نے جواب دیا کہ تینوں مرتبہ مجھے اسلام کی آئندہ ترقیات کا نقشہ اللہ تعالیٰ نے دکھایا۔ پہلی دفعہ روشنی میں مملکت قیصر کے شام کے محلات دکھائے گئے اور اس کی کنجیاں مجھے دی گئیں۔ دوسری دفعہ مدائن کے سفید محلات دکھائے گئے اور مملکت فارس کی کنجیاں مجھے دی گئیں ۔ تیسری دفعہ کی روشنی میں صنعا کے دروازے مجھے دکھائے گئے اور مملکت یمن کی کنجیاں مجھے دی گئیں۔ پس تم خداتعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھو۔ دشمن تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔

(سیرت ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۱۲۰ بحوالہ نبیوں کا سردار صفحہ ۱۵۱۔۱۵۲)

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ایک شخص پورے عرب کے قبائل کے نرغے میں ہے ، کہیں بھی جائے پناہ نہیں، جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں ۔ لیکن خداتعالیٰ کے مصفّٰی غیب پر اس قدر بھروسہ ہے کہ اپنے ساتھیوں کو دشمن کی ناکامی اور خدا کی حفاظت کی بشارت دے رہا ہے۔ اور اس سے عجیب تر بات یہ ہے کہ ضعیفی اور کمزوری اور بے سر و سامانی کے عالم میں کہی ہوئی باتیں سولہ سترہ سال کے عرصہ میں حیرت انگیز طور پر پُوری ہو جاتی ہیں ۔ مملکت شام ، مملکت ایران اور مملکت یمن سب پر اسلامی پرچم لہراتا ہے جو اس بات کا یقینی ثبوت ہے کہ یہ خبریں خدائے عالم الغیب ہی کی طرف سے تھیں۔

علاوہ ازیں سینکڑوں سال بعد ظاہر ہونے والے واقعات کی بیشمار پیش خبریاں قرآن مجید میں اب تک موجود ہیں۔ مثلاً:

۱...... ﴿اِذَاالْعِشَارُ عُطِّلَتْ﴾ (التکویر :۵) یعنی ایک وقت آتا ہے کہ اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی اور حدیث مسلم شریف میں اس کی تفسیر یہ ہے کہ وَلَیُتْرَکَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْھَا یعنی اونٹنیوں سے کام نہ لیا جائے گا۔ چنانچہ اس زمانہ میں موٹر کاروں، ریلوں ، ہوائی جہازوں وغیرہ سواریوں کی ایجاد کی وجہ سے یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔

۲...... ﴿اِذَاالصُّحُفُ نُشِرَتْ﴾ (التکویر:۱۱) یعنی کتابوں اور نوشتوں کا بکثرت شائع ہونا۔ آجکل پریس کی ایجاد سے جس قدر اس زمانے میں کتابوں اور رسالوں اور اخبارات کی کثرت سے اشاعت ہو رہی ہے اس کے بیان کی حاجت نہیں۔

۳...... ﴿اِذَاالنُّفُوْسُ زُوِّجَتْ﴾ (التکویر :۸) نوع انسان کے باہمی تعلقات کا بڑھنا اور ملاقاتوں کا طریق سہل ہو جانا موجودہ زمانے سے بڑھ کر متصور نہیں ہو سکتا۔

۴...... ﴿تَرْجُفُ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ﴾ (النازعت:۸،۷) متواتر اور غیر معمولی زلزلوں کا آنا یہاں تک کہ زمین کانپنے والی بن جائے ۔ لہٰذا ہمارے اس دور میں جس قدر کثرت سے زلازل آرہے ہیں وہ سب قرآن کی صداقت پر مُہر ہیں۔

۵...... نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا ﴿وَاِنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اِلَّا نَحْنُ مُھْلِکُوْھَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اَوْ مُعَذِّبُوْھَا﴾ (بنی اسرائیل:۵۹) یعنی کوئی ایسی بستی نہیں جس کو ہم قیامت سے کچھ مدت پہلے ہلاک نہیں کریں گے یا کسی حد تک اس پر عذاب وارد نہیں کریں گے ۔ چنانچہ اس زمانے میں زلزلوں، طوفان، آتش فشاں پہاڑوں کے صدمات ، طاعون ، ایڈز اور دیگر مہیب بیماریوں اور باہمی جنگوں سے لوگ ہلاک ہو رہے ہیں ۔ اس قدر اسباب اموات کے ہمارے اس زمانے میں جمع ہوئے ہیں اور اس شدت سے وقوع میں آئے ہیں کہ مجموعی حالت کی نظیر کسی پہلے زمانے میں پائی نہیں جاتی۔

موجودہ زمانے کے امام سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام حضرت مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی کا ثبوت دینے کے لئے بے شمار نشانات ظاہر کئے ہیں۔ چنانچہ آپؑ پر نہایت بے بسی و گمنامی کی حالت میں خداتعالیٰ نے وحی نازل کی کہ:

''یَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ .یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ . وَلَاتُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ ''۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۱ مطبوعہ ۱۸۸۱ء)

کہ ہر ایک راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور ایسی کثرت سے آئیں گے کہ وہ راہیں جن پر وہ چلیں گے عمیق (گہری) ہو جائیں گی۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم آپ القاء کریں گے ۔ مگر چاہئے کہ تُو خدا کے بندوں سے جو تیرے پاس آئیں بد خُلقی نہ کرے ۔ اور چاہئے کہ تُو ان کی کثرت دیکھ کر ملاقاتوں سے تھک نہ جائے۔

ایک شخص ایک ایسے گاؤں کا رہنے والا جس کے نام سے بھی مہذب دنیا آگاہ نہیں یہ اعلان کرتا ہے اور پھر باوجود سخت ترین مخالفتوں اور رکاوٹوں کے ایک دنیا دیکھتی ہے کہ ایشیا یورپ ، امریکہ و افریقہ سے لے کر تمام علاقوں کے لوگ یہاں حاضر ہوتے ہیں۔ اور آدمیوں کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ ان سب سے مصافحہ اور ملاقات کرنا کسی آدمی کا کام نہیں ہو سکتا اور آج کی اس ترقی یافتہ دنیا کے ۱۷۶ ممالک میں جماعت احمدیہ کا پھیلنا، پھلنا اور پھولنا اور ساری دنیا میں قادیان کا نام مشہور ہو جانا ، کیا یہ چھوٹی سی بات ہے ؟ کیا یہ خداتعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت نہیں ؟ اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب سراج منیر صفحہ ۶۳۔۶۴ میں فرماتے ہیں:

''سبحان اللہ! یہ کس شان کی پیشگوئی ہے اور آج سے ۱۷ برس پہلے اس وقت بتلائی گئی ہے کہ جب میری مجلس میں شاید دو تین آدمی آتے ہونگے اور وہ بھی کبھی کبھی ۔ اس سے کیسا علم غیب خدا کا ثابت ہوتا ہے''۔

نیز آپ فرماتے ہیں۔

مَیں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا!
اِک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا

آیئے! مَیں آپ کو امریکہ کی نئی دنیا میں ظاہر ہونے والے نشان کے بارہ میں بتاؤں جو خدائے عالم الغیب ہستی کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ امریکہ میں عیسائیوں میں سے ایک شخص ڈاکٹر الیگزانڈر ڈوئی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے یہ ناپاک کلمات شائع کئے کہ:

"مَیں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آئے کہ اسلام دنیا سے نابود ہو جائے۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر۔ اے خدا! اسلام کو ہلاک کر"۔

اس وقت تو علمائے اسلام اور دیگر مسلم تنظیمیں خواب غفلت میں سو رہی تھیں۔ کسی نے اس کا نوٹس نہ لیا۔ صرف اور صرف اسلام کے بطل جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی تھے جنہوں نے اس کے مقابلے میں اشتہار دیا کہ:

"اے جو مدّعی نبوت ہے آ اور میرے ساتھ مقابلہ کر۔ ہمارا مقابلہ دُعا سے ہوگا۔ اور ہم دونوں خداتعالیٰ سے دعا کریں گے کہ ہم میں سے جو شخص کذاب ہے وہ پہلے ہلاک ہو"۔

(ٹیلیگراف امریکہ ۵/جولائی ۱۹۰۳ء)

لیکن ڈوئی نے رعونت سے کہا:

"کیا تم خیال کرتے ہو کہ مَیں مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا۔ اگر مَیں اپنا پاؤں ان پر رکھوں تو اُن کو کچل کر مار ڈالوں گا"۔

(ڈوئی کا پرچہ نیوز آف ہیلنگ دسمبر ۱۹۰۳ء)

مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی اشتہار ۲۳/اگست ۱۹۰۳ء میں شائع کیا تھا کہ:

"اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا تب بھی یقیناً سمجھو کہ اس کے صیحون پر جلد تر آفت آنے والی ہے۔ اے خدا اور کامل خدا! یہ فیصلہ جلد کر اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے"۔

اس کے بعد ایسا ہوا کہ ڈوئی جو شہزادوں کی زندگی بسر کیا کرتا تھا، جس کے پاس سات کروڑ روپیہ تھا، اُس کی بیوی اور اس کا بیٹا اس کے دشمن ہو گئے اور باپ نے اشتہار دیا کہ وہ ولد الزنا ہے۔ آخر اس پر فالج گرا، پھر غموں کے مارے پاگل ہو گیا۔ آخر مارچ ۱۹۰۷ء میں بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ جیسا کہ خدا نے اپنے مامور کو پہلے سے اطلاع دی اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۰/فروری ۱۹۰۷ء کے اشتہار میں شائع فرمایا تھا: "خدا فرماتا ہے کہ مَیں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیمہ ہوگی۔ وہ تمام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا"۔ ڈوئی ہلاک ہو کر خدا کی ہستی پر گواہی دے گیا۔ یہ عیسائی دنیا پرانی اور نئی دونوں پر حضور علیہ السلام کی فتح تھی اور آج یہ حال ہے کہ ڈوئی کے شہر صیحون میں ڈوئی کو جاننے والا کوئی نہیں ہے۔ اور امریکہ میں جماعت احمدیہ روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔

ایک اور عظیم الشان نشان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر فرمایا کہ آریوں کا ایک نامی لیڈر لیکھرام، جو اسلام اور آنحضرت ﷺ کی شان میں نہایت بیباکی سے بدزبانی کیا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو بدزبانی سے باز رہنے کی کئی دفعہ تلقین کی مگر وہ باز نہ آیا۔ آخر کار آپ نے رسالہ کرامات الصادقین مطبوعہ صفر ۱۳۰۸ھ میں یہ پیشگوئی درج کی کہ لیکھرام کی نسبت خدا نے میری دعا قبول کر کے مجھے خبر دی ہے کہ وہ چھ سال کے اندر ہلاک ہوگا۔ اور اس کا جرم یہ ہے کہ وہ خدا کے نبی ﷺ کو گالیاں دیتا تھا اور برے لفظوں کے ساتھ توہین کرتا تھا۔ پھر ۲۰/فروری ۱۸۹۳ء کے اشتہار میں اس کے مرنے کی صورت بھی بتا دی۔ "عِجْلٌ جَسَدٌ لَہٗ خوار لہ نَصَبٌ وَعَذَاب"۔ (اشتہار ۲۰/فروری ۱۸۹۳ء مشمولہ آئینہ کمالات اسلام)

یعنی لیکھرام گوسالہ سامری ہے جو بے جان ہے اور اس میں محض ایک آواز ہے جس میں روحانیت نہیں۔ اس لئے اس کو ایسا عذاب دیا جائے گا جو گوسالہ سامری کو دیا گیا تھا۔ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ گوسالہ سامری کو ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا تھا اور پھر جلایا گیا اور دریا میں ڈالا گیا تھا۔ پھر ۲/اپریل ۱۸۹۳ء کو آپ نے ایک کشف دیکھا جو برکات الدعا حاشیہ صفحہ ۴ طبع اول میں درج ہے کہ ایک قوی مہیب شکل جو گویا انسان نہیں ملائک شداد و غلاظ سے ہے وہ پوچھتا ہے کہ لیکھرام کہاں ہے؟ پھر کرامات الصادقین کے ایک شعر سے اس کی ہلاکت کا دن بھی بتا دیا۔

وَبَشَّرَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ مُبَشِّرًا
سَتَعْرِفُ یَوْمَ الْعِیْدِ وَالْعِیْدُ اَقْرَبُ

یعنی عید سے دوسرے دن یعنی ہفتہ والے دن اور

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بران محمدؐ

پانچ سال پہلے شائع کر کے قتل کی صورت بھی بتا دی۔ آخر لیکھرام ۶/مارچ ۱۸۹۷ء کو قتل کیا گیا اور سب نے یک زبان ہو کر بیان کیا کہ یہ پیشگوئی بڑی صفائی کے ساتھ پوری ہو کر اللہ کی ہستی کے لئے حُجّتِ ناطقہ اور عظیم الشان نشان ٹھہری۔ پس حقیقت یہی ہے کہ

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ مَیں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

آخر میں مَیں اپنی اس تقریر کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس پر ختم کرتا ہوں جو نسیم دعوت صفحہ ۸۲ سے لیا گیا ہے جس میں آپؑ نے ہستی باری تعالیٰ کو اپنے ذاتی تجربہ سے ثابت فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"ہمارا زندہ حیّ و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں تو وہ قُدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہئے۔ دعائیں قبول کرتا ہے اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے۔ وہ بڑی بڑی مشکلات حل کرتا ہے۔ اور جو مُردوں کی طرح بیمار ہوں ان کو بھی کثرت دعا سے زندہ کر دیتا ہے۔ اور یہ سب ارادے اپنے قبل از وقت اپنے کلام سے بتلا دیتا ہے۔ خدا وہی خدا ہے جو ہمارا خدا ہے۔ وہ اپنے کلام سے جو آئندہ کے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے ہم پر ثابت کرتا ہے کہ زمین و آسمان کا وہی خدا ہے"۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

"نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں"

الف:

الٰہی! حبس ہے وہ گلستاں میں
قفس کی آرزو ہے آشیاں میں

دہکتی آگ ہر جانب زمیں پر
کڑکتی بجلیاں ہیں آسماں میں

بذیرِ آستیناں مار و افعی
رقیباں مدّعی ہیں بزمِ جاں میں

مَیانِ خار و گُل تیغِ نسیما
بہاراں قید احرامِ خزاں میں

اسیرِ گردشِ شام و سحر ہیں
مسافر جس طرح ہو امتحاں میں

نہ جینے دے نہ مرنے زندگانی
اماں ہے صِرف مرگِ بے اماں میں

نہ رہ جائے سِتم کوئی ستمگر!
نہ رہ جائے کوئی ترکش کماں میں

خداوند! دُہائی ہے دُہائی!
خداوند! کِدھر جائیں جہاں میں!

ب:

فَلک سے جا کے ٹکرائی جب آواز
ندا آئی یہ ہاتف کی زباں میں

نظیرِ حُسن ہے حُسنِ نظر میں
بَیانِ حُسن ہے حُسنِ بیاں میں

علاجِ دَرد ہیں آنسو نہ آہیں
ہر اک نُسخہ ہے بحثِ این و آں میں

مگر جن کو ہے ادراکِ بصیرت
اُنہیں غم ہی کہاں کون و مکاں میں

اُنہیں ہے آگ بھی گُلزار جیسی
اُنہیں شبنم ملے اشکِ رواں میں

وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ اُن کا وعدہ
فَلَا تَحْزَنْ کا مُژدہ اُن کی شاں میں

وہ نغمہ ریز یوں رہتے ہیں اکثر
فرات و کربلائے دو جہاں میں

"عدُو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں"

(ایچ۔آر۔ساحر۔امریکہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"آنحضرت ﷺ پر جو اتمام نعمت اور اکمال الدین ہوا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اول تکمیل ہدایت۔ دوسری تکمیل اشاعتِ ہدایت۔ تکمیل ہدایت من کل الوجوہ آپ کی آمد اوّل سے ہوئی اور تکمیل اشاعتِ ہدایت آپ کی آمد ثانی سے ہوئی کیونکہ سورۃ جمعہ میں جو ﴿آخَرِیْنَ مِنْهُمْ﴾ والی آیت آپ کے فیض اور تعلیم سے ایک اور قوم کے تیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ایک بعثت اَور ہے اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے جو اِس وقت ہو رہی ہے۔ پس یہ وقت تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا ہے"۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۰)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشرکوں کے شر سے بچنا اور پہلے سے ان کو اس بارہ میں خبردار کر دینا قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے

اصل حفاظت تو اللہ تعالیٰ کی ہے مگر انسان پابند ہے کہ تدبیر کے ذریعہ اپنی حفاظت کی کوشش کرے

اللہ تعالیٰ کی صفات حافظ اور حفیظ کے متعلق آیات قرآنی، احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے مختلف پہلوؤں کی وضاحت

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۴ ستمبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۱۴ تبوک ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

یہ جو خطبہ ہے خدا تعالیٰ کی صفات حافظ، حفیظ وغیرہ سے متعلق دیا جا رہا ہے اسکے متعلق سب سے پہلے مَیں حضرت علامہ فخر الدین رازی صاحب کی سورۂ ھود کی آیت ﴿فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّا اُرْسِلْتُ بِهٖ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْئًا . اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ﴾۔ اس کی لغت کے لحاظ سے امام رازی کی تفسیر مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ﴿اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ﴾ کے تحت لکھتے ہیں ﴿اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ﴾ کی تین تاویلات ہیں، تین امکانات ہیں اس کے معنوں کے۔ ایک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال کی اس وقت تک نگہداشت کرتا رہتا ہے جب تک وہ ان کو ان کی جزا نہ دے دے۔ پس جب تک کسی کو جزا نہیں ملتی اس وقت تک اس کے اعمال کی نگہداشت ہوتی ہے جب جزا ہو جائے پھر وہ بندہ جانے اور پھر جو بھی اس کے ساتھ در پیش ہو۔

دوسری تاویل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: اے مشرکو! اللہ تعالیٰ مجھے تمہارے شر اور مکر سے محفوظ رکھے گا۔ اب یہ ایک قسم کی پیشگوئی تھی جو بہت عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کتنے ہی خطرات در پیش ہوئے لیکن جب تک قرآن کریم مکمل نہ ہوا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی حفاظت فرمائی اور یہ آغاز ہی میں مشرکوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مخاطب کر کے صاف فرما دیا تھا جو زور لگانا ہے لگاؤ مگر بہر حال تم مجھے ناکام اور نامراد نہیں کر سکو گے اور میری حفاظت اللہ تعالیٰ خود فرمائے گا۔ پس جتنے غزوات میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو پیش رفت کرتے ہوئے دیکھتے ہیں حیرت ہوتی ہے کہ ایک عام آدمی جس کی حفاظت کا وعدہ نہ ہوتا وہ اتنے خطرات سے بچ کیسے سکتا تھا لیکن بچتا چلا گیا، بچتا چلا گیا یہاں تک کہ آخر وہ آیت نازل ہوئی ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مشرکوں کے شر سے بچنا اور آپ کا پہلے سے ان کو خبردار کر دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اور قرآن کریم کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔

ایک امام رازیؒ کا تیسرا ترجمہ تو عام ہے اس کی تو مجھے سمجھ نہیں آئی اس میں خاص کیا حکمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا نگران ہے اور ہر چیز کو جب تک ہلاکت سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے محفوظ رکھتا ہے اور جب اسے ہلاک کرنا چاہتا ہے ہلاک کرتا ہے۔

اب یہ قرآن کریم کی ایک آیت ہے ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ﴾ (سورة الحجر: ۱۰) یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن کریم کو خود سیکھے اور اُسے دوسروں کو سکھائے۔ (بخاری۔ کتاب فضائل القرآن)

یہ اس تعلق حفاظت سے کیا مراد ہے۔ دراصل صحابہ بڑی کثرت سے قرآن کریم کو حفظ کیا کرتے تھے اور نہ صرف حفظ کرتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی سکھاتے تھے۔ تو یہ حفاظت کا ایک خاص انتظام تھا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا۔

اب اسی ضمن میں حضرت ابن عباس کی ایک حدیث بیان ہوئی ہے لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِه کے متعلق۔ آیت قرآنی جس کی تفسیر میں وہ یہ حدیث پیش کرتے ہیں وہ ہے "لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ. اِنَّ عَلَيْنَاجَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ. فَاِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ. ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ"۔ جب بھی حضرت جبریل آپؐ کے پاس آتے تو آپؐ غور سے سنتے اور جب حضرت جبریل چلے جاتے تو آپؐ (نازل ہونے والی آیت کو) اُسی طرح دہراتے جیسے جبریل نے آپؐ پر پڑھی تھی۔

(بخاری۔ کتاب بدء الوحی)

لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ کا یہاں ذکر نہیں آیا حدیث میں۔ بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے اپنی زبان کو حرکت دیتے تھے تاکہ کوئی بات رہ نہ جائے اور جبرائیل جب بیان کرتے تھے تو ساتھ ساتھ آپ کی زبان بھی تیزی سے حرکت کرتی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فرمایا کہ تجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں، ہم نے قرآن نازل کیا ہے ہم اس کی حفاظت فرمائیں گے۔ اب قرآن کریم میں کتنی باتیں تھیں جو یادداشت سے تعلق رکھتی تھیں۔ ایک انسان، ایک اُمّی کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ تمام تاریخ انبیاء، تاریخ مذاہب، ارتقاء کی تاریخ اور انسان کے انجام کے متعلق یہ ساری باتیں اپنے نفس سے بناتا رہا ہے اور اس کی حفاظت کرنے کا جب خدا نے وعدہ کیا تھا تو آپؐ سے فرمایا کہ تُو اپنی زبان تیز نہ ہلایا کر، ہم حفاظت کرتے ہیں اور ہم حفاظت کے بہت سے انتظام کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب آپ سے پوچھا گیا کہ آپؐ کے اخلاق کیسے تھے تو فرمایا آپ کے اخلاق مجسم قرآن تھے (مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر ۲۴۶۲۹)۔ اب اس کا اس مضمون سے کیا تعلق ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر جو قرآن نازل ہوا محض اس کی لفظی حفاظت نہیں کی گئی بلکہ سنت نبوی میں وہ قرآن منقش ہو گیا اور اس طرح قرآن کریم کی حفاظت ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور قرآن ایک ہی چیز کے دو نام بن گئے جو نازل ہوتا تھا وہ آپ کے وجود پہ ثبت ہو جاتا تھا اور اسی لئے یہ حدیث یہاں اس موقع پر رکھی گئی ہے۔

حضرت خلیفة المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں:

"اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ فرشتوں کا ایک ثبوت دیا ہے کہ دیکھو یہ کتاب ہے۔ اس کی حفاظت اخیر زمانہ تک فرشتے کریں گے۔ تم اس کے خلاف کوئی غلطی تو ثابت کر دو۔ سائنس نے کس قدر ترقی کی، تاریخ کی کیسی چھان بین ہوئی مگر قرآن شریف کی کوئی بات جھوٹی نہ ہو سکی۔ سچ فرمایا لَا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ". (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۳/جنوری ۱۹۰۱ء) کہ اسے باطل چھوئے گا نہیں۔

پھر حضرت خلیفة المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں:

"نَزَّلْنَا الذِّكْرَ: ذکر رسول کو بھی کہتے ہیں"۔ اب اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا جو قرآن کریم میں آیا ہے اس طرف حضرت خلیفة المسیح الاول نے اشارہ فرمایا ہے کہ ذکر رسول کو بھی کہتے ہیں کیونکہ رسول مجسم ذکر تھا۔ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ اس میں قرآن کی حفاظت کا بھی وعدہ ہے اور مجسم ذکر الٰہی

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حفاظت کا بھی وعدہ ہے۔

فرمایا: ”مارنے والوں نے عین شوکتِ اسلام میں حضرت عمرؓ و علیؓ و عثمانؓ کو شہید کردیا“(تشحیذالاذہان جلد ۸نمبر ۹ صفحہ ۳۶۱۔۳۶۲)۔یہ خاص غور طلب بات ہے کہ اسلام کو اتنی شوکت نصیب ہوگئی تھی، اتنا دبدبہ تھا، اتنی حفاظت کے انتظام تھے مگر اس کے باوجود عمرؓ، علیؓ، عثمانؓ شہادت سے بچ نہیں سکے مگر انتہائی کمزوری کے زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کے مخالفین جب کہ آپؐ کی حفاظت کا کوئی ظاہری انتظام نہیں تھا آپؐ کو نقصان نہ پہنچا سکے اور ہر معرکہ میں آپ سب سے پیش پیش ہوتے تھے۔ تو یہ امور حفاظتِ الٰہی سے تعلق رکھتے ہیں اور عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے ایسے عظیم الشان انتظام فرمائے۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید لکھتے ہیں:

”دیکھو کس قدر مذہب دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے، اس کی حفاظت کا ذمہ دار خود ان لوگوں کو بنایا اور قرآن کریم کی پاک تعلیم کے لئے فرمایا اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ“۔

اب یہ بھی عجیب بات ہے کہ دنیا کے کسی مذہب میں یہ وعدہ نہیں ہے۔ کسی کتاب کے متعلق یہ وعدہ نہیں ملتا۔ ساری دنیا کی کتابیں کھنگال کے دیکھ لو وہاں کہیں اس مضمون کی آیت نہیں ملے گی کہ ہم نے اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ پس قرآن کریم سے یہ وعدہ کوئی اتفاقی بات نہیں اور جب اتفاقی بات ہوتی تو پھر اس کی حفاظت نہ کی جاتی۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الاول لکھتے ہیں: ”یہ کیسا کوثر ہے! اللہ تعالیٰ اس دین کی حمایت و حفاظت اور نصرت کے لئے تائید فرماتا ہے اور مخلص بندوں کو دنیا میں بھیجتا ہے جو اپنے کمالات اور تعلقاتِ الٰہیہ میں ایک نمونہ تھے۔ ان کو دیکھ کر پتہ لگ سکتا ہے کہ کیونکر بندہ خدا کو اپنا لیتا ہے“۔(الحکم ۱۲/مئی ۱۸۹۹ء صفحہ ۲۱)

اب جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم قرآن کریم کا ایک زندہ نمونہ تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بہت سے مخلص بندے اولیاء بعد میں پیدا ہوتے رہتے تھے جو قرآن کریم کی صداقت کا ایک زندہ معجزہ ہوتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تو بکثرت ہم نے ایسے مشاہدات دیکھے ہیں کہ قرآن کریم کی حفاظت کا انتظام خالصۃً اللہ تعالیٰ نے اپنے ان پاک بندوں کے ذریعہ فرمایا جن کے نفس کی خدا حفاظت فرماتا تھا اور جو قرآن کے نمونہ پر چل کر ثابت کرتے تھے یہ کوئی سابقہ بات نہیں ہے اس زمانہ میں بھی قرآن پر عمل ہو سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اس ضمن میں لکھتے ہیں:

”یہ دیکھو خدا تعالیٰ کا مامور“۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ”ہمارے سامنے موجود ہے اور خود اس مجلس میں موجود ہے“۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ بعض دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ حکم دیا کرتے تھے کہ تم خطبہ پڑھاؤ اور خود بیٹھ کر وہ خطبہ سنا کرتے تھے۔ تو ہمارے پاس موجود ہے۔ ”خود اس مجلس میں موجود ہے ہم اس کے چہرہ کو دیکھ سکتے ہیں۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ ہزاروں ہزار ہم سے پہلے گزرے جن کی دلی خواہش تھی کہ وہ اس چہرہ کو دیکھ سکتے پر انہیں یہ بات حاصل نہ ہوئی۔ اور ہزاروں ہزار اس زمانہ کے بعد آئیں گے جو یہ خواہش رکھیں گے کہ کاش وہ مامور کا چہرہ دیکھتے پر ان کے واسطے یہ وقت پھر نہ آئے گا۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ عجیب در عجیب تحریکیں دنیا میں زور شور کے ساتھ ہو رہی ہیں اور ہلچل مچ رہی ہے۔ عربی زبان دنیا میں خاص طور پر ترقی کر رہی ہے، کتابیں کثرت سے شائع ہو رہی ہیں۔ وہ عیسائیت کی عمارت جس کو ہاتھ لگانے سے خود ہماری ابتدائی عمر کے زمانہ میں لوگ خوف کھاتے تھے آج خود عیسائی قومیں اس مذہب کے عقائد سے متنفر ہو کر اس کے برخلاف کوشش میں ایسے سرگرم ہیں“۔

اب آج کل بڑے بڑے پادری جو بشپس وغیرہ کے اعلان ہو رہے ہیں۔ یہ اعلان کر رہے ہیں کہ عیسائیت میں کوئی حقیقت نہیں ہے اور اس اعلان کے ساتھ وہ اپنی شکست تو تسلیم کر رہے ہیں اگرچہ ابھی اسلام کی طرف قدم نہیں اٹھا رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول لکھتے ہیں کہ ”یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَھُمْ بِاَیْدِیْھِمْ کے مصداق بن رہے ہیں“ جیسا کہ یہود نے اپنے ہاتھوں سے اپنے قلعوں کو مسمار کیا تھا اسی طرح یہ اب اپنے ہاتھوں سے عیسائیت کی تعمیر کو مسمار کر رہے ہیں ”اور شرک کے ناپاک عقائد سے بھاگ کر ان پاک اصولوں کی طرف اپنا رخ کر رہے ہیں جن کے قائم کرنے کے واسطے آنحضرت ﷺ دنیا میں مبعوث ہوئے تھے“۔ اب سردست تو ایسا واقعہ نہیں ہو رہا۔ وہ شرک سے تو بھاگ رہے ہیں مگر دہریت کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ اب پہلے ان کی تختی کلیۃً صاف ہوگی پھر اس کے بعد نئی عبارت اس پر تحریر کی جائے گی۔

یہ بات قرآن کریم کی صداقت پیش کرتی ہے کہ ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ﴾ کہ ان کی کتابیں تو خود ان کے ہاتھوں سے مٹا دی جائیں گی مگر قرآن کریم کی حفاظت ہم ہی کریں گے اور ہم قرآن کی حفاظت کے لئے مجددین مامور کرتے رہیں گے۔ فرمایا جیسے لفظی حفاظت قرآن کریم کی خدا تعالیٰ نے فرمائی ہے اس کے معانی کی حفاظت مجددین کے ذریعہ ہوئی ہے اور یہ سب کچھ موجود ہے۔ مگر خوش قسمت وہی ہے جو ان باتوں سے فائدہ اٹھائے، جذبات نفس پر قابو رکھ کر خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرے“۔(حقائق القرآن جلد دوم صفحہ ۴۵۲۔۴۵۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”یہودیوں کو تورات کے لئے کہا کہ اس میں تحریف و تبدیل نہ کرنا اور بڑی بڑی تاکیدیں اس کی حفاظت کے لئے اُن کو کی گئیں۔ لیکن کم بخت یہودیوں نے تحریف کردی۔ اس کے بالمقابل مسلمانوں کو کہا ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ﴾“(ملفوظات جلد ششم۔ صفحہ ۲۴۵۔۲۴۶)۔ کہ یہودیوں کو تو کتاب کی حفاظت کی بہت تاکید کی گئی تھی بار بار فرمایا گیا تھا اس کتاب کی حفاظت کرنا اس میں کوئی تحریف نہ کرنا لیکن انہوں نے پھر بھی تحریف کر کے چھوڑی اور قرآن کریم کے متعلق کہیں نہیں ہوا کہ مسلمانوں کو حکم ہو کہ تم اس کی حفاظت کرو بلکہ فرمایا تم بے فکر رہو ہم حفاظت کریں گے اور حفاظت ظاہری بھی کریں گے اور معنوی بھی اور معنوی حفاظت مجددین کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

انہی مجددین کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”ہم ہی نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی محافظت کریں گے یعنی جب اس کے معانی میں غلطیاں وارد ہوں گی تو اصلاح کے لئے ہمارے مامور آیا کریں گے“(الحکم جلد ۸ نمبر ۳۸ و ۳۹۔ ۱۰/تا ۱۷/نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۷)۔ پس پہلے مجددین گزرے ہیں ان کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مامورین کی صف میں شمار فرمایا ہے کیونکہ وہ کام پر مقرر تھے اور جب بھی قرآن کریم میں کوئی نہ کوئی معنوی تحریف ہونی شروع ہوئی ہے اس وقت مجددین نے اس خاص تحریف کے مقابل پر سرگرم مہم چلائی یہاں تک کہ وہ معنوی تحریف مٹ گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ کی تائیدیں اور نصرتیں جو ہمارے شاملِ حال ہیں، یہ آج کسی مذہب کے پیرو کو نصیب نہیں اور ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ کیا کوئی اہلِ مذہب ہے جو اسلام کے سوا اپنے مذہب کی حقانیت پر تائیدی اور سماوی نشان پیش کر سکے۔ خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ جو قائم کیا ہے یہ اُس حفاظت کے وعدہ کے موافق ہے جو اُس نے ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ میں کیا ہے۔“

(الحکم۔ جلد ۵۔ نمبر ۲۵۔ بتاریخ ۱۰/جولائی ۱۹۰۱ء۔ صفحہ ۲)

اب سورۃ الصّٰفّٰت کی آیات نمبر ۷ تا ۱۱۔ ﴿اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَۃِ الْکَوَاکِبِ. وَحِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ. لَایَسَّمَّعُوْنَ اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَ یُقْذَفُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ . دُحُوْرًا وَّلَھُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ. اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَۃَ فَاَتْبَعَہٗ شِھَابٌ ثَاقِبٌ﴾۔ اب یہ ان آیات میں جو مضمون ہے بہت گہرا ہے۔ پہلے اس کا میں لفظی ترجمہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یقیناً ہم نے نزدیک کے آسمان کو ستاروں کے ذریعہ زینت بخشی ہے۔ ایک تو دور کا آسمان ہے جس میں ستارے ہیں، ایک نزدیک کا آسمان ہے جس میں سیارے ہیں مگر قرآن کریم نے ستاروں اور سیاروں کے الفاظ میں فرق نہیں کیا۔ یہاں نزدیک کے آسمان میں بھی کچھ ستارے ہیں جو حفاظت کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اب جتنے بھی سیارے سورج کے گرد حرکت کر رہے ہیں ان سب کے متعلق سائنس دان یقینی طور پر بتاتے ہیں کہ یہ کس طرح بہت سے امور میں انسان کی حفاظت بلکہ ہر جاندار کی، ہر ذی روح کی حفاظت کر رہے ہیں اور سماء الدنیا میں تو اس کثرت کے ساتھ حفاظت کے سامان موجود ہیں کہ اگر ان میں کوئی خلا پیدا ہو تو دنیا سے زندگی مٹ جائے۔ انسان کا تو کیا سوال۔ اور وہ

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

حیرت انگیز نظام سات آسمان زمین کے قریب کے ہیں جن میں یہ موجود ہے۔ اب سات اور آسمان دور کے آسمان ہیں اور سماء الدنیا بھی سات آسمانوں میں تقسیم ہوا ہوا ہے۔ یہ بھی اللہ کی عجیب شان ہے کہ ہر لفظ سات پر تقسیم ہوتا ہے، ہر معاملہ سات سے تعلق رکھتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ سات ایک ایسا عدد ہے جو دوہرایا جاتا ہے۔ تو سماء الدنیا کی طرح سماء الاقصیٰ بھی سات در سات در سات اور سات در سات چلتا چلا جاتا ہے اور لامتناہی سلسلہ ہے جو لفظ سات کے ذریعہ بیان ہوا ہے۔

پھر فرماتا ہے وہ ملاء اعلیٰ کی باتیں نہیں سن سکیں گے اور ہر طرف سے پتھراؤ کئے جائیں گے۔ اب دیکھیں جتنے بھی راکٹوں میں بیٹھ کے لوگ آسمان کی خبریں لینے کے لئے جاتے ہیں ان پر کثرت کے ساتھ پتھراؤ ہوتا ہے اگر ان کی حفاظت کا انتظام ساتھ موجود نہ ہو تو اس پتھراؤ کے نتیجہ میں وہ بالکل کلیۃً نابود ہو چکے ہوتے لیکن بچ بچا کے بہت سے حفاظت کے سامان لے کر وہ چلتے ہیں اور جب مقصد پہ پہنچ جاتے ہیں تو اس وقت بھی زمین کے قریب کے آسمان تک ہی صرف پہنچتے ہیں، دُور کے آسمان کی تو کوئی خبر نہیں لا سکتے۔ اور پھر بھی تھوڑی تھوڑی باتیں اچکتے ہیں یعنی لمبی تفصیل معلوم نہیں ہوتی، کچھ باتیں آج معلوم کرلیں، کچھ کل معلوم کرلیں اور جو کل معلوم کی ہوتی ہیں آئندہ آنے والا کل ان کی تردید بھی کر دیتا ہے اس لئے ان کی معلومات سے ساتھ ساتھ اعتبار بھی اٹھتا چلا جا رہا ہے۔ اور ان کے عجز کی یہ دلیل ہے کہ خود اپنے منہ سے ہی اپنی سابقہ بڑائیوں پہ پانی پھیر دیتے ہیں اور نئی تشریحات کرتے چلے جا رہے ہیں۔ جو کچھ ان کو معلوم ہے وہ بالکل معمولی ہے۔ جو کائنات کے گہرے راز ہیں وہ ان کو کسی قیمت پر بھی معلوم نہیں ہو سکتے۔

پھر جو اللہ کے سوا انہوں نے اولیاء بنائے ہوئے ہیں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورۃ الشوریٰ میں ﴿وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءَ اللّٰهُ حَفِیْظٌ عَلَیْهِمْ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَکِیْلٍ﴾ (الشوریٰ:۷) کہ جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا انہوں نے اولیاء بنایا ہوا ہے وہ ان کی حفاظت کیا کریں گے خود اپنی بھی حفاظت نہیں کر سکتے۔ اللہ ان کی حفاظت کر رہا ہے اگر اللہ کی حفاظت ان کو نہ ہوتی تو وہ بالکل نابود ہو چکے ہوتے۔ تو جہاں تک رسول اللہ ﷺ کا تعلق ہے فرمایا تو ان پر داروغہ نہیں ہے۔ وہ بظاہر حفاظت میں ہیں مگر عذاب الٰہی سے متاثر ہوں گے۔ اور ان کا نہ بچ سکنا تیری ذمہ داری نہیں ہے کیونکہ تیرا کام صرف پیغام پہنچانا ہے آگے وہ مانیں یا نہ مانیں۔

سورۃ قٓ کی آیات نمبر ۳۲۔۳۳ ﴿وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ. هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِکُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ﴾ اور جب جنت متقیوں کی خاطر قریب کر دی جائے گی کچھ دور نہ ہوگی۔ جنت قریب کر دینے سے کیا مراد ہے۔ مراد یہ ہے کہ ایسے مشکلات کے زمانے آئیں گے کہ جب مومن کے لئے خدا کے مامور وقت کی بات ماننا بہت بڑی تکلیف کا موجب بنے گا جیسا کہ آج کل کثرت کے ساتھ احمدی جگہ جگہ ملکوں میں مصائب کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔ اس وقت جنت قریب ہوتی ہے، شہید بھی ہوتے ہیں جن کے متعلق سیدھا جنت میں جانے کی خوشخبریاں موجود ہیں تو یہ جنت قریب کرنے کا یہ مطلب ہے۔ تو یہ موقع ہے قربانیوں میں آگے بڑھو اور اس کے نتیجہ میں جنت اپنے قریب دیکھو گے۔ ﴿هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِکُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ﴾۔ یہ ہے وہ جس کا تم وعدہ دئے جاتے ہو۔ ہر رجوع کرنے والے، نگران رہنے والے کی خاطر جو بھی بار بار توبہ کرتا ہے رجوع کرتا ہے اور اپنے اعمال کی نگرانی کرتا ہے ان کی خاطر یہ وعدہ دیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا اعزاز کرے۔ اب مہمان کا اعزاز دیکھو کتنا ضروری ہے۔ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اللہ کی خاطر اللہ کے مہمانوں کو اپنے مہمانوں سے بھی بڑھ کر سمجھتا ہے۔ اب دیکھیں ہمارے جلسے جو ہوتے ہیں ان میں کس قدر قربانی کرتے ہیں نوجوان، بوڑھے، بچے، مرد سب اور اپنے گھر کے مہمان کی شاید اتنی حفاظت نہ کرتے ہوں، اتنی خدمت نہ کرتے ہوں جتنی اللہ کے مہمانوں کی حفاظت اور خدمت پر مامور ہوتے ہیں۔ جرمنی کا جلسہ آپ نے دیکھا کہ کس طرح دن رات وہاں خدام آپ لوگوں کی حفاظت پر بھی مامور تھے، آپ کو کھلانے پلانے کے انتظام پر بھی مامور تھے اور اپنی جان ہلکان کر رہے تھے کہ کسی طرح آپ کو سکھ پہنچا سکیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کی مہمان نوازی پر مقرر لوگ ہیں جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے مہمانوں کا اعزاز کرتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اپنے پڑوسی کی حفاظت کرے وہ بھی اللہ کی حفاظت میں آ جاتا ہے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے (مسند احمد بن حنبل الجزء الثانی صفحہ ۱۷۴)۔ اگر اچھی بات کہنی نہیں آتی تو چپ ہی کر جاؤ۔ بُری بات کہنا گناہ ہے اور خاموشی اختیار کرنا کسی موقع پر یہ کم سے کم ایمان کی نشانی ہے۔ اگر کوئی بری بات کر رہا ہے اگر اس کو روک نہیں سکتے، اس کو سمجھا نہیں سکتے تو کم سے کم دل میں ہی اس کو برا مناؤ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص لوگوں سے قرض لیتا ہے اس کے بارہ میں اللہ جانتا ہے کہ وہ اسے ادا کرنے کا شدید خواہش مند ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے ساتھ ایک مددگار اور محافظ مقرر ہو جاتا ہے (جو اس کی مدد کرتا ہے) اور میں ایسے مددگار کا خواہش مند ہوں۔

(مسند احمد بن حنبل الجزء السادس صفحہ ۲۵۰)

اب اس میں دو باتیں قابل توجہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو جس کی نیت صاف ہو اور قرض لیتے وقت پورا ارادہ ہو کہ میں قرض واپس کروں گا اس کے مال کی حفاظت کرتا ہے اور اسے قرض کی واپسی کی توفیق ضرور عطا فرماتا ہے۔ ہم نے اپنی زندگی میں کثرت کے ساتھ احمدیوں کے ساتھ یہ دیکھا ہے، جو اخلاص کے ساتھ قرض لیتے ہیں اس نیت کے ساتھ کہ اسے واپس کریں گے خدا تعالیٰ ان کو واپسی کی توفیق دے دیتا ہے مگر جن کی نیت ہی بگڑی ہوئی ہو اور شروع میں ہی قرض کھا جانے کی نیت ہو وہ کبھی واپس نہیں کیا کرتے۔ ان کا دل آغاز ہی میں بددیانت ہو چکا ہوتا ہے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ ان کے قرضوں کی واپسی کا کوئی انتظام نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ قرض میں ڈوبتے چلے جاتے ہیں۔

اور دوسری بات توجہ طلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اپنے متعلق بھی خدا سے عرض کرتے ہیں کہ میں بھی ایسے ہی مددگار کا متلاشی ہوں اور محتاج ہوں۔ میرے لئے بھی میرے قرضے کی ادائیگی میں مددگار مقرر فرما۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی نصیحت سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی زندگی میں بہت سے آپ کے قرضے تھے جو وقت کے اوپر خود ادا نہ کر سکتے تھے جس وقت وعدہ تھا یا وعدہ قریب آنے والا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اپنے صحابہ کو حکم دے دیا کرتے تھے کہ اس کا پورا قرضہ اتار دو اور جتنا قرضہ ہے اس سے زیادہ بھی دو۔ تو یہ جو خدا سے دعا مانگی تھی کہ میرے لئے بھی ایسے مددگار مقرر فرما اس دعا کی قبولیت کا یہ نشان ہے۔

اب سورۃ الانفطار آیت نمبر ۱۰ تا ۱۳۔ ﴿کَلَّا بَلْ تُکَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ. وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ. کِرَامًا کَاتِبِیْنَ. یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ﴾۔ خبردار مگر تم تو جزا سزا کا ہی انکار کر رہے ہو جبکہ یقیناً تم پر ضرور نگہبان مقرر ہیں، معزز لکھنے والے۔ وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔

اب لکھنے والے سے کیا مراد ہے کوئی کاپی کتاب تو نہیں انہوں نے ہاتھ میں رکھی ہوتی جو وہ لکھتے چلے جاتے ہیں۔ لکھنے سے مراد یہ ہے کہ انسانی اعضاء ہی یہ وہ بات لکھی جاتی ہے۔ جو بات بھی آپ کرتے ہیں وہ آپ کے دل پر نقش ہوتی ہے، آپ کے ذرہ ذرہ جسم کے اوپر نقش ہوتی ہے، ہر خلیے پر نقش ہوتی ہے اور اس کو مٹایا جا ہی نہیں سکتا۔ ایک دفعہ جو بات انسان کر بیٹھے کبھی بھی اس کو مٹایا اور ختم نہیں کیا جا سکتا مسلسل جاری رہے گی۔

اور قرآن کریم کی دوسری آیات سے پتہ چلتا ہے جیسے فرمایا ﴿مَا لِهٰذَا الْکِتٰبِ﴾ اس کتاب کا کیا حال ہے جو نہ چھوٹی چیز کو چھوڑتی ہے نہ بڑی چیز کو چھوڑتی ہے، ہر بات لکھ چھوڑی ہے۔ تو قیامت کے دن انسان کو اس کے اپنے جسم کے ذرّات ہی یعنی وہ جسم تو نہیں ہوگا مگر جن کا نقش ان پر ہو چکا ہوگا اس روح کا ایک بدن نکلے گا۔ اس بدن کے ہر ذرہ پر اس کا اعمال نامہ مرتب کیا جائے گا۔

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھاکر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کرسکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"نامہ اعمال کے لکھے جانے اور اس کے محفوظ رہنے پر جن لوگوں کو استبعادِ عقل معلوم ہوتا ہے"۔ یعنی جن لوگوں کے ذہن میں یہ مشکل پیدا ہوتی ہے یہ عقل کے خلاف بات معلوم ہوتی ہے کہ ہمارا اعمال نامہ لکھا جارہا ہے۔ "وہ آجکل کے ایک نُو ایجاد آلہ گراموفون ہی کو دیکھ لیں کہ کس طرح ریکارڈ اس میں محفوظ رہتا ہے۔ اور دوبارہ چکر دینے سے کس طرح ذرا ذرا سی حرکات یہاں تک کہ کھانسی اور تنفس کی کمی زیادتی بھی اس سے ظاہر ہونے لگتی ہے"۔ اس کے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ لکھتے ہیں

آواز آرہی ہے یہ فونو گراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے، نہ لاف و گزاف سے

(ضمیمہ اخبار بدر۔ قادیان۔ ۱۳؍جون ۱۹۱۲ء)

ہر چیز کے درج ہونے اور نقش ہونے کے متعلق ایک ایسی قرآن کریم کی قطعی گواہی ہے کہ جس کا اب سائنس کی دنیا میں انکار کسی طرح ممکن ہی نہیں ہے۔ ہر چیز درج ہو رہی ہے۔ ایک چور اپنے ہاتھ چھپانے کی کوشش کرتا ہے کہ نشان نہ پڑجائیں پھر بھی اس سے کوئی نہ کوئی غلطی ایسی ہو جاتی ہے جس سے وہ پکڑا جاتا ہے۔ اب جو واقعہ ہوا ہے امریکہ میں بڑا دردناک، اس واقعہ میں بہت سے لوگ پکڑے گئے ہیں۔ انہوں نے کہیں نہ کہیں، کوئی نہ کوئی غلطی ایسی کی ہوتی ہے جس سے ان کا ریکارڈ محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ بظاہر انسان کتنی احتیاطیں کرلے مگر کچھ ریکارڈ لکھنے والے موجود ہیں جو اس کا ریکارڈ درج کرتے چلے جاتے ہیں اور عملاً یہ واقعہ بھی ہو چکا ہے کہ لکھنے والے دنیا کے لکھنے والے بھی ہیں جنہوں نے بعض لوگوں کے متعلق درج کیا ہے کہ ان کے متعلق یہ بات مشکوک ہے اور آخر وہ پکڑے گئے۔ تو ریکارڈ کا نظام اس دنیا میں اتنا مکمل ہے تو کیسے سوچا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاں ایک ریکارڈ کا انتظام نہ کیا ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر یہ محافظ نہ ہوں جو اپنے اپنے وقت میں شرطِ حفاظت بجالارہے ہیں تو انسان ایک طرفۃ العین کے لئے بھی زندہ نہ رہ سکے"۔ اب یہ بات غور طلب ہے کہ ہم جو حرکت کرتے ہیں مثلاً انگلی کو ذرا سی بھی حرکت دیں یا پلک جھپکیں تو دماغ سے ایسی رو جاری ہوتی ہے، Cells ہیں جو اس حرکت کو، ایک دوسرے کو آگے پہنچاتے چلے جاتے ہیں اور جب وہ اپنا کام ختم کردیں تو اس وقت اگر فوراً واپس ایک کیمیا کے ذریعہ اپنے پہلے حال پر نہ پہنچیں تو سائنس دان کہتے ہیں کہ Sudden Death اس کی ہوسکتی ہے۔ ایک ثانیہ سے بھی کم عرصہ میں وہ انسان مر جائے گا۔ تو یہ جو انتظام ہے حفاظت کا یہ انسانی جسم میں ایک ذرّہ ذرّہ میں موجود ہے اور ان لوگوں کو جو اسلام پہ ایمان نہیں لاتے ان کو تو توفیق مل گئی ہے کہ خدائے تعالیٰ کی جو عجائبات ہیں ان کی قدر کریں ان کو دیکھ سکیں مگر دیکھ رہے ہیں اور خدا کو نہیں دیکھ سکتے۔ اور عجیب دکھاتے ہیں پر خود دیکھنے سے عاری ہیں۔ پس ہمارے لئے جتنی بھی تحقیقات ہوئی ہیں یہ ان مغربی قوموں نے ہی کی ہیں، خود ان کا دماغ وہاں پہنچ کر ٹھہر جاتا ہے جہاں عجائبات ہیں۔ اس سے آگے عجائبات کس نے پیدا کئے خود بخود کیسے ہوگئے اس پر ان کی نگاہ نہیں جاتی۔

یہ جو حفاظت کا انتظام ہے اس کی کئی قسمیں ہیں، بے شمار۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "کوئی ہمارے لئے حرارتِ مطلوبہ طیار رکھتا ہے"۔ یعنی خدا تعالیٰ ہر شخص کو جتنی گرمی کی ضرورت ہے اس کی حفاظت کے لئے وہ ہر وقت اس کے لئے تیار رکھتا ہے اور صرف انسان کے لئے نہیں، انسان جن چیزوں پر زندہ ہے ان کی حفاظت بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "کوئی اناج اور پھل پکاتا ہے اور کوئی ہمارے پینے کے لئے پانیوں کو برساتا ہے اور کوئی ہمیں روشنی بخشتا ہے اور کوئی ہمارے تنفس کے سلسلہ کو قائم رکھتا ہے اور کوئی ہماری قوتِ شنوائی کو مدد دیتا ہے اور کوئی ہماری حرارتِ غریزی پر صحت کا اثر ڈالتا ہے۔......... اب اسی سے انسان سمجھ سکتا ہے کہ جس خداوند کریم و حکیم نے یہ ہزارہا اجرام سماوی و عناصر وغیرہ ہمارے اجسام کی درستی اور قائمی کے لئے پیدا کئے اور دن رات بلکہ ہر دم ان کو خدمت میں لگا دیا ہے کیا وہ ہماری روحانی حفاظت کے انتظام سے غافل رہ سکتا تھا اور کیونکر ہم اس کریم و رحیم کی نسبت ظن کر سکتے ہیں کہ ہمارے جسم کی حفاظت کے لئے تو اس نے اس قدر سامان پیدا کر دیا ہے کہ ایک جہان ہمارے لئے خادم بنادیا لیکن ہماری روحانی حفاظت کے لئے کچھ بندوبست نہ فرمایا۔ اب اگر ہم انصاف سے سوچنے والے ہوں تو اسی سے ایک محکم دلیل مل سکتی ہے کہ بے شک روحانی حفاظت کے لئے بھی حکیم مطلق نے کوئی ایسا انتظام مقرر کیا ہوگا کہ جو جسمانی انتظام سے مشابہ ہوگا۔ سو وہ ملائک کی حفاظت کا انتظام ہے"(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۹۳۔۱۰۲ حاشیہ)۔ پس ملائک جو دکھائی نہیں دیتے وہ اپنے اعمال کی وجہ سے دکھائی دے سکتے ہیں۔ وہ جس طرح ہماری حفاظت کرتے ہیں ہمیں نظر نہیں آتا مگر بہر حال ہم حفاظت ہوتی ہوئی تو دیکھتے ہیں۔ وہ حفاظت از خود نہیں ہو رہی، اس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے مقرر ہیں جو ہر وقت اس کی حفاظت کا انتظام کرتے ہیں اور اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ایسے جنود ہیں، ایسے لشکر ہیں فرشتوں کے جن کا کوئی شمار ہی نہیں۔ ہر چیز پر نگران مقرر ہیں، ہر چیز کی حفاظت کر رہے ہیں۔

اب سورۃ الطارق کی ۲ تا ۵ آیات۔ ﴿وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۔ وَمَآ اَدْرٰكَ مَاالطَّارِقُ ۔ اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ ۔ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ﴾ قسم ہے آسمان کی اور رات کو ظاہر ہونے والے کی۔ پھر تجھے کیا بتائیں کہ رات کو ظاہر ہونے والا کیا ہے۔ بہت چمکتا ہوا ستارہ، کوئی ایک جان بھی نہیں جس پر کوئی محافظ نہ ہو۔

تو خدا تعالیٰ کی حفاظت کے تابع ہر چیز موجود ہے۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام بھی آپ کے سامنے بیان کردوں کہ جس رات آپ کے والد کی وفات ہونی تھی اسی شام کو آپ کا الہام ہوا "وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الطَّارِقُ"۔ اتنا ہی ہوا۔ اس سے اگلا حصہ نہیں جس میں حفاظت کا وعدہ ہے۔ تو اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یقین ہو گیا کہ ان کے والد کی وفات آج ہو جائے گی اور ایسا ہی ہوا۔ اور حیرت انگیز بات ہے کہ آیت وہاں جا کر رک گئی جس سے آگے حفاظت کا وعدہ تھا۔ وہ آیت میں بیان نہیں کیا گیا۔ تو الہامات میں بھی عجیب شان ہوتی ہے کہ ان پر غور کریں تو آدمی حیران ہوتا ہے کہ دیکھو کہاں جا کر بات ختم کر دی گئی اور اسی پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ الہام ہوا جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ"۔ اور یہ انگوٹھی وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بنوائی اس پہلے الہام کو ہمیشہ یاد رکھنے کی خاطر۔ اور اپنی انگلی میں یہ انگوٹھی خود پہنی۔ پس یہ وہ دوسرا الہام تھا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خیال آیا کہ میں تو اپنی جائیداد کا حال نہیں جانتا۔ میرا والد ہی میری روٹی کا انتظام کرتا تھا۔ مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ میری کیا چیز ہے اور کیا نہیں ہے۔ اور اب میرا کیا بنے گا۔ والد کے گزرنے کے بعد میرا کون محافظ ہوگا۔ اس وقت بڑی شان کے ساتھ، بڑے جلال سے یہ الہام ہوا "اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ"۔ کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میری ذات پر ایک زلزلہ طاری ہوگیا۔ اس قدر گریہ وزاری میں نے کی۔ اس قدر اللہ تعالیٰ سے معافیاں مانگیں اور پھر اسی وقت امرتسر ایک آدمی بھیجا کہ جو اس الہام کو انگوٹھی پر درج کرلائے اور میں ہمیشہ انگلی میں پہنے رکھوں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ انگوٹھی اپنی انگلی میں پہنا کرتے تھے جو بعد میں خلفاء کو نصیب ہوئی۔ یہ بھی عجیب اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جب قرعہ اندازی ہوئی کہ کون سی انگوٹھی کس کو ملے تو یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نام نکلی اور بعض دوسری انگوٹھیاں تھیں وہ دوسرے بچوں کے نام۔ تو اس پر جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات ہونے لگی تو آپؓ نے یہ وصیت کی کہ یہ انگوٹھی میری اولاد کو نہیں ملے گی بلکہ آئندہ آنے والے خلیفہ کو ملے گی۔ چنانچہ پھر اتفاق ایسا ہوا، اتفاق نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی شان تھی کہ آپ کا بیٹا ہی خلیفہ بنا اور وہ انگوٹھی آپ کو بڑا بیٹا ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ خلیفہ ثالث ہونے کی وجہ سے ملی اور اس کے بعد پھر ان کے بڑے بیٹے مرزا انس کے نام یہ انگوٹھی نہیں گئی بلکہ میرے حصہ میں آئی کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کے بعد مجھے خلیفہ مقرر فرمادیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ جو شخص سونے لگے وہ اپنے بستر کو پلّو سے تین بار جھاڑے۔ یہ جو تین بار جھاڑنا ہے یہ بھی بڑی حکمت کی بات ہے کیونکہ کوئی نہ کوئی کیڑے بعض دفعہ اندر داخل ہو جاتے ہیں، زہریلی مکڑیاں بھی لحاف کے نیچے چھپ جاتی ہیں۔ تو اس نصیحت سے میں نے بہت استفادہ کیا ہے۔ کئی دفعہ جب لحاف اٹھا کر دیکھا تو اندر کوئی نہ کوئی کیڑا، کوئی مکڑی وغیرہ زہریلا جانور موجود تھا۔ تو تین دفعہ جھاڑنا جو ہے، حفاظت تو اللہ تعالیٰ کی ہے، مگر انسان پابند ہے تدبیر کے ذریعہ اپنی حفاظت کی کوشش کرے۔ باقی معاملہ پھر خدا پر چھوڑدے۔

پھر یہ بھی دعا سکھائی میں اپنے رب کے نام سے سوتا ہوں، اس کی مدد سے اٹھوں گا۔ یعنی

سوتے وقت یہ سوچنا چاہئے کہ نیند کی حالت میں موت واقع ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے ہی مَیں سو رہا ہوں، پھر جب دوبارہ اٹھوں گا تو اسی کے نام سے اٹھوں گا۔ اَمَاتَنَا وَاَحْیَانَا۔ اس نے ہمیں مارا بھی ہے اور پھر دوبارہ بھی زندہ کر دیا۔ پھر فرمایا انسان یہ دعا کرے کہ اگر تُو اس دوران میری روح کو روک رکھے تو مجھے بخش دے اور اگر واپس بھیج دے تو اس کی اس چیز کے ساتھ حفاظت فرما جس کے ساتھ تُو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر کسی مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرنے والے فرشتوں کو حکم دیتا ہے جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو فرماتا ہے کہ جب تک میرا بندہ میری قید میں محبوس ہے اس کے حق میں وہ تمام اعمال لکھ لو جو دن اور رات کے دوران بجالایا کرتا تھا۔

(مسند احمد بن حنبل۔ الجزء الثانی۔ صفحہ ۱۹۸)

یعنی اگر بیماری کی وجہ سے کوئی ایسی نیکی ادا نہ کر سکے جو وہ کیا کرتا تھا۔ بیمار ہو کر نماز بھی صحیح نہیں پڑھی جاتی، روزے بھی نہیں رکھے جاتے۔ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس کی بیماری کے دوران میں وہ سارے اعمال اسی طرح لکھتے رہنا جس طرح یہ صحت کے زمانے میں ادا کیا کرتا تھا اور اس کے نیک اعمال میں کسی قسم کی کمی واقع نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ﴿اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْھَا حَافِظٌ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اگرچہ ملائک جسمانی آفات سے بھی بچاتے ہیں لیکن اُن کا بچانا رُوحانی طور پر ہی ہے۔ مثلاً ایک شخص ایک گرنے والی دیوار کے نیچے کھڑا ہے تو یہ تو نہیں کہ فرشتہ اپنے ہاتھوں سے اُٹھا کر اُس کو دُور لے جائے گا بلکہ اگر اس شخص کا اُس دیوار سے بچنا مقدر ہے تو فرشتہ اُس کے دل میں الہام کر دے گا کہ یہاں سے جلد کھِسکنا چاہئے۔ لیکن ستاروں اور عناصر وغیرہ کی حفاظت جسمانی ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ نوٹ بر صفحہ ۹۹)

اب یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں کئی مرتبہ ایسا ہو چکا ہے۔ سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ایسی چھت پر تھے، کچھ دوسرے خدام بھی تھے اور بظاہر اس چھت کی کوئی کمزوری دکھائی نہیں دے رہی تھی، بالکل مضبوطی سے قائم تھی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل پر فرشتوں نے الہام کیا کہ یہ خطرناک جگہ ہے فوراً یہاں سے نکل جاؤ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسوہ حسنہ دیکھو کہ آپ نے یہ نہیں کیا کہ خود پہلے نکل جائیں۔ جس طرح رواج ہے جہازوں کے کپتانوں کا کہ جب تک جہاز ڈوبتا نہیں وہ لوگوں کو اتارتے رہتے ہیں، سب سے آخری انسان جو اترتا ہے وہ جہاز کا کپتان ہوتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کا امام بنایا تھا۔ آپ کا یہی اسوہ حسنہ تھا۔ آپ نے اپنے صحابہ سے کہا کہ جلدی کرو اور نکلو یہاں سے۔ جب وہ نیچے اتر گئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی پیچھے پیچھے اترے اور نیچے زمین پر قدم رکھا تھا کہ وہ چھت دھڑام سے نیچے آ گئی۔ بس یہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی وحی ہوتی ہے جو دلوں پر نازل کرتے ہیں اور خود اٹھا کے نہیں اس میں پھینک دیتے بلکہ دل میں الہام کر دیتے ہیں کہ یہ خطرہ کی جگہ ہے یہاں سے نکل جاؤ۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف آیات اسی مضمون کی درج فرمائی ہیں۔ ﴿وَ اِنَّ عَلَیْکُمْ لَحَافِظِیْنَ﴾ کہ دیکھو تم پر ضرور حفاظت کرنے والے مقرر ہیں ﴿وَ یُرْسِلُ عَلَیْکُمْ حَفَظَةً﴾ تم پر بہت سے حفاظت کرنے والے فرشتے وہ بھیجتا ہے ﴿لَهٗ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ﴾ اس کے بہت سے اس کے آگے چلنے والے اور اس کے پیچھے چلنے والے بھی ایسے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے امر سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۷۶ تا ۸۰)

پس اس کا آخری نتیجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ نکالتے ہیں کہ جب دنیا میں حفاظت کا انتظام ہے اور جسمانی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ نے اتنے گہرے انتظام کر رکھے ہیں تو کیسے سوچ سکتے ہو کہ روحانی حفاظت کے لئے سامان مقرر نہ ہوں۔ پس قرآن کریم کی حفاظت کے جو سامان ہیں وہ ایک استنباط ہے اس جسمانی حفاظت کے انتظام سے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک ہے:

"اگر لوگ تجھے چھوڑ دیں گے، پر مَیں نہیں چھوڑوں گا"۔ بظاہر لگتا ہے کہ 'اگرچہ' ہوگا لیکن نہیں 'اگرچہ' نہیں ہے۔ 'اگرچہ' اگر ہوتا تو اس کا مطلب تھا کہ لوگ واقعۃً چھوڑ دیں گے۔ مگر اگر چھوڑ دیں گے سے مراد یہ ہے کہ اگر چھوڑیں گے تب بھی، لیکن چھوڑیں گے نہیں۔ "پر میں نہیں چھوڑوں گا"۔ اگر سب دنیا چھوڑ بھی دے تب بھی مَیں تمہارے ساتھ رہوں گا۔ "اور اگر لوگ تجھے نہیں بچائیں گے، پر مَیں بچاؤں گا"۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۴۲)۔ ہر خطرہ کے وقت لوگ اگر تجھے نہیں بچائیں گے تو تُو میری حفاظت میں ہے، کوئی فکر نہ کرنا۔

ایک الہام ہے ۱۹۰۲ء کا: "اِنِّی حَفِیْظٌ"۔ (دافع البلاء، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۷) اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کیا ہے 'مَیں نگہ رکھنے والا ہوں'۔

"سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی" میں جو نگہ رکھنے کا مضمون ہے وہ یہی ہے کہ ہر حال میں وہ مجھ پر نظر رکھتا ہے اور دیکھتا ہے۔

ایک الہام ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ۱۹۰۳ء کا کہ:

"خدا کی پناہ میں عمر گزارو"۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ بتاریخ ۲۸/اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳)

یعنی تمہیں یہ خوشخبری ہے کہ اب اللہ کی پناہ میں تم آ چکے ہو اور بقیہ وقت تمہارا خدا کی پناہ میں ہی گزرے گا۔ یہ ۱۹۰۳ء کا الہام ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ ۱۹۰۳ء کے الہامات عام طور پر ۲۰۰۳ء میں ایک نئی شان سے پورے ہوتے ہیں۔

ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے: "مجھے الہام ہوا سَلَامٌ علیکم طِبْتُمْ۔ پھر چونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا۔ اس کا علاج خدا تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ اس کے ناموں کا ورد کیا جاوے"۔ وہ کیا علاج تھا؟ "یا حفیظ۔ یا عزیز۔ یا رفیق"۔ اے حفاظت کرنے والے، اے غالب اور عزت والے، اے رفیق، اے ساتھی۔ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "رفیق خدا تعالیٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسماء باری تعالیٰ میں کبھی نہیں آیا"۔

(ملفوظات جلد ششم۔ صفحہ ۱۳۵)

اب یہ ایک مسئلہ تھا۔ مَیں سوچا کرتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کیوں فرمایا کہ رفیق خدا تعالیٰ کا نام نہیں ہے۔ عبدالرفیق بھی کہتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عبارت سے یہ سمجھ آ گئی کہ یہ وہ نام ہے جو آپ کے زمانہ میں ظاہر کیا گیا ہے جو پہلی اسماء کی کتب ہیں ان میں رفیق نام نہیں لکھا ہوا اور یہی حق ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو رفیق کا الہام ہوا ہے یہ اللہ کے نام کے متعلق الہام ہے۔ اس لئے عبدالرفیق نام رکھنا جائز ہے۔ اگرچہ بغیر عبد کے بھی رفیق نام رکھا جاتا ہے لیکن خدا کا نام ہونے کے لحاظ سے عبدالرفیق نام رکھا جا سکتا ہے۔ اور بہت سے احمدیوں کو مَیں نے دیکھا ہے کہ ان کا نام عبدالرفیق ہے'

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

نہیں پھیری بلکہ اسی طرح مُھَیْمِن ہوتے ہوئے ان کی حفاظت فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں خصوصیت سے کانگڑہ کے زلزلہ کی پیشگوئی اور اعجازی طور پر احمدیوں کے اس میں ہلاکت سے محفوظ رہنے کے نشان کا بعض صحابہ کی روایات کے حوالہ سے بہت ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مُھَیْمِن کے معنی امین کے بھی ہیں۔ اس ضمن میں آنحضرتؐ کی احادیث پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا ایمان کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔ منافق کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ امانت میں خیانت کرتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ احمدیوں کو خاص طور پر صفت مُھَیْمِن پر غور کرتے ہوئے امانتدار ہونا چاہئے۔ اگر وہ امانت دار نہیں تو ان کا ایمان ہی کوئی نہیں۔ آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس شخص سے بھی خیانت نہ کرو جو تم سے خیانت کرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے قرآنی آیات کے حوالہ سے بتایا کہ قرآن کریم پہلی کتب سماویہ پر مُھَیْمِن یعنی نگران ہے۔ قرآن اس لحاظ سے بھی مُھَیْمِن ہے کہ اس میں سابقہ تمام الٰہی کتب کی اچھی باتیں آ گئی ہیں۔

جواہرات کی کان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"ہمارے پاس قرآن کریم جواہرات کی ایک کان ہے جس سے نئے نئے جواہر نکلتے ہیں۔

(فضائل القرآن)

مساجداور تبلیغی مراکز کے لئے قطعات خریدے گئے ہیں۔

ہندوستان میں تبلیغی منصوبہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب میں آخر پر ہندوستان میں تبلیغی منصوبے کا ذکر کرتا ہوں۔ یہ ساری کوششیں جو ساری دنیا میں ہو رہی ہیں یہ ایک طرف اور ہندوستان میں ہونے والی تبلیغ ایک طرف۔ اور دونوں جس طرح دو گھوڑے Neck to neck جارہے ہوتے ہیں اس طرح اس دوڑ میں مسابقت کی روح میں دونوں پیش پیش ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہندوستان وہ جگہ ہے، جہاں خدا تعالیٰ نے آخرین کا پیغامبر بھیجا جو ہر مذہب کا نمائندہ بن کر آیا۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ۔

۱۹۹۱ء میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مَیں نے بھارت کی جماعتوں کو دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں توجہ دلائی تھی اور کہا تھا کہ:

"مَیں تمہیں بار بار بڑے عجز او ر انکسار کے ساتھ اس اہم فریضے کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ اٹھو اور شیروں کی طرح دندناتے ہوئے غازیوں کی طرح فتح کے ترانے گاتے ہوئے، تمام بھارت میں پھیل جاؤ۔"

نیز یہ کہا تھا کہ:

"خدا تعالیٰ نے احمدیت کے پیغام کے لئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے جانشین کو قادیان کی بستی میں مامور فرمایا تھا اور ہندوستان کی سر زمین کو یہ اعزاز بخشا تھا۔ چاہئے کہ اس اعزاز کو آپ زندہ رکھیں، ہمیشہ اپنائے رکھیں اور کسی دوسرے کو اجازت نہ دیں کہ اس اعزاز کا جھنڈا وہ آپ کے ہاتھوں سے چھین کر غانا میں گاڑ دے، یا نائیجیریا میں گاڑ دے، یا گیمبیا میں گاڑ دے۔ یہ آپ کی سعادت ہے، اسے اپنے بازو اور سینے سے چمٹائے رکھیں۔"

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان کی جماعت نے اس آواز پر لبیک کہا اور اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا کی بیعتوں کے مقابل پر صرف ہندوستان میں چار (۴) کروڑ پانچ (۵) لاکھ چھتیس (۳۶) ہزار سے زائد نفوس کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق مل چکی ہے۔

ان عظیم الشان فتوحات کے نتیجہ میں جس طرح مخالفین میں صفِ ماتم بچھی ہوئی ہے، اُس سے وہاں کے اخباروں کے صفحوں کے صفحے سیاہ ہیں۔ اور وہ جماعت کی ترقیات اور غیر معمولی کامیابیوں سے حسد کی آگ میں جل بھُن رہے ہیں اور لوگوں کو جماعت کے خلاف کارروائیوں پر اکساتے ہیں۔ اِس کی چند مثالیں مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ پاکستانی مُلّاں تو کہتے ہیں کہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ اب ان کے اپنے مولویوں کی زبان سے سن لیجئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، اُتر پردیش نے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جس میں وہ برادران اسلام سے دردمندانہ اپیل کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"اس وقت تک ہندوستان کے طول و عرض میں قادیانی مذہب میں شامل ہونے والوں کی تعداد آٹھ کروڑ سے تجاوز کر گئی ہے۔.........اگر یہی حالت رہی تو ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ جس دن کوئی گاؤں، کوئی شہر، غرضیکہ کوئی بھی جگہ قادیانیوں سے خالی نہ ہوگی"۔ حضور نے فرمایا انشاء اللہ۔

ہفت روزہ "نئی دنیا" اپنی اشاعت ۲۲ر تا ۲۸ر جون ۲۰۰۱ء میں لکھتا ہے:-

"یہ بات بہت ہی افسوس کے ساتھ لکھنی پڑ رہی ہے کہ ہمارے بڑے بڑے علمائے عظام کی کوششوں کے باوجود قادیانی دھرم بھارت میں روز بروز پھیلتا جارہا ہے۔"

پھر یہی ہفت روزہ مزید لکھتا ہے:-

"ایک سروے رپورٹ کے مطابق اب تک پورے بھارت میں پانچ کروڑ سادہ لوح مسلمان قادیانی جال میں پھنس چکے ہیں۔"

کُل ہند مجلس ختم نبوت دیوبند نے امت مسلمہ سے قادیانیوں کے خلاف صف آراء ہونے کی اپیل کی ہے۔ یہ اپنے اشتہار میں لکھتے ہیں کہ:

"قادیانی اب تک یوپی، راجستھان، بہار، بنگال، کرناٹک، آندھرا پردیش کے علاقوں میں پانچ کروڑ سے زائد مسلمانوں کو قادیانی بنا چکے ہیں۔ مسلمان بھائیو! اٹھو اور مسلم قوم کے ایمان کو بچاؤ...... یہ جہاد کا وقت ہے۔"

روزنامہ "عوام" نیو دہلی، ۱۳ر جون ۲۰۰۱ء کے شمارہ میں مجلس ائمہ مساجد کے سیکرٹری کی طرف سے ایک پریس ریلیز جاری ہوا ہے جس میں انہوں نے علمائے کرام دیوبند اور دہلی سے درخواست کی ہے کہ قادیانیوں کے خلاف ایک متحدہ جہاد چلایا جائے تاکہ ان کی...... چالوں سے ہندوستانی مسلمانوں کو محفوظ رکھا جاسکے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ ناممکن ہے۔ خدا نے جو آواز پھیلانے کے لئے قائم کی ہے کوئی دنیا کی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ عبارت آپ کے سامنے رکھتا ہوں:-

"یہ لوگ یاد رکھیں کہ ان کی عداوت سے اسلام کو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ کیڑوں کی طرح خود ہی مر جائیں گے مگر اسلام کا نور دن بدن ترقی کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اسلام کا نور دنیا میں پھیلاوے۔ اسلام کی برکتیں اب اِن مگس طینت مولویوں کی بَک بَک سے رُک نہیں سکتیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کرکے صاف لفظوں میں فرمایا ہے: اَنَا الْفَتَّاحُ اَفْتَحُ لَكَ. تَرَیٰ نَصْرًا عَجِیْبًا وَّیَخِرُّوْنَ عَلَی الْمَسَاجِد. رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔" (تبلیغ رسالت۔ جلد دوم۔ صفحہ ۹۲)

ترجمہ:- مَیں فتاح ہوں۔ مَیں تیری خاطر فتح کروں گا۔ تُو عجیب مدد دیکھے گا۔ وہ سجدہ گاہوں پر گر پڑیں گے۔ (یہ کہتے ہوئے کہ) اے ہمارے ربّ! ہمیں بخش دے، یقیناً ہم ہی خطاکار تھے۔

حضور نے فرمایا کہ صوبائی امیر صاحب یوپی لکھتے ہیں کہ یوپی کے ضلع لاکھم پُور (Lakhimpur) کے گاؤں "کرن پور" کے نومبایعین جلسہ سالانہ قادیان 2000ء میں شرکت کے بعد واپس آئے تو مولویوں نے شدید مخالفت کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے خلاف انتہائی نازیبا کلمات استعمال کئے۔ نومبایعین نے کہا کہ جو تم سے ہو سکتا ہے، کر گزرو۔ ہم مرتے دم تک اب اس جماعت سے الگ نہیں ہو سکتے۔ اس پر مخالفین نے بعض احمدیوں کو مارا پیٹا۔ اس پر نواحمدیوں نے کہا کہ اب خدا کی تقدیر تمہیں ضرور پکڑے گی۔ ۳۰ر مئی ۲۰۰۱ء کو تمام مخالفین اپنے ایک عزیز کی شادی میں بذریعہ بس جارہے تھے کہ بس ریلوے کراسنگ پر ٹرین کی زَد میں آگئی۔ ۲۰ر افراد موقع پر ہی ہلاک ہوگئے۔ حادثہ اتنا بھیانک تھا کہ مرنے والوں کے اعضاء دُور دُور تک بکھر گئے اور ہاتھ اور سر جسم سے الگ ہوگئے۔ اس عبرتناک واقعہ کو دیکھ کر اردگرد کے مزید پندرہ دیہات نے احمدیت احمدیت میں داخل ہوئے۔

امان علی صاحب سرکل انچارج آسام تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کھولا بندہ میں شاہ جہاں علی صاحب معلم کا تقرر ہے۔ وہاں پر احمدیوں کو بہت تکلیف دی جارہی ہے۔ ایک مسجد شہید کردی گئی، معلم صاحب کو 100 کوڑے مارے گئے جس سے وہ بیہوش ہوگئے۔ اس پر مخالفین کے ایک لیڈر نے معلم صاحب کی ٹانگ کاٹنے کا حکم دیا۔ وہ ٹانگ تو نہیں کاٹ سکے لیکن دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے یہ نشان دکھایا کہ جس شخص نے ٹانگ کاٹنے کا حکم دیا تھا، اُس کے ساتھیوں نے ہی اُس کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا اور بہت سے دوسرے افراد کو سزا ہوگئی۔ اس واقعہ کے نتیجے میں جو لوگ جماعت کو مٹانے کی کوشش میں تھے، انہوں نے احمدیت قبول کرلی اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے سات آٹھ نئی جماعتیں وہاں قائم ہو چکی ہیں۔

نومبایعین کا عزم

علاقہ گوداوری کی جماعت راجم پالم کے صدر شیخ لال احمد صاحب جو چند سال قبل ۱۳ جماعتوں کے ساتھ مع مساجد داخلِ احمدیت ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ عہد کیا کہ آخر دَم تک دعوت الی اللہ کرتا رہوں گا اور انشاء اللہ سو جماعتیں قائم کروں گا۔ الحمد للہ اُن کو اس کی توفیق ملی۔ دن رات تبلیغ میں مصروف رہے اور معلمین کو بیٹھنے نہیں دیتے تھے۔ باوجود اسّی سال کی عمر کے ہمیشہ دَورے پر رہتے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ تو ہندوستان کی جماعتوں کے حالات مَیں نے مختصر بیان کئے ہیں۔

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Partner 0f Central Pacific University USA / Prometric Testcenter

Tel :0049+511+404375 & 0049+1703826764 Fax: 0049-511-4818735

E-mail: profi.it.trani.center@t-online.de Website: www.profitraining.de

EHRHARTSTR.4 30455 HANNOVER GERMANY

we are offering courses for example,FCS,BCS, MCS.PhD,MCSE,MCDBA, MCSE+A+,MCP+Seit bulding=Webmaster,CCNA,CCNP,Oracle 8i,Oracle Developer, Microsoft Access, Microsoft Visual Basic 6.0, HTML, DHTML,XML, Java Programming, Java Script,C&C++

Charges for accommodation and food per day 8- only

فرانکفورٹ اور اس کے گردونواح میں رہنے والے احباب کے لئے خصوصی سہولت۔ آپ ہمارے بیت السبوح کے ساتھ ملحقہ دفتر سے تفصیلی معلومات مندرجہ ذیل پتہ پر حاصل کرسکتے ہیں

Ask Consultants

Bertaung. Finanzdienstleistungen & Immobiliengesellschaft

حکومت جرمنی ذاتی مکان خریدنے والوں کی ۰۰۰،۰۰ امارک اور زائد رقم سے مدد کرتی ہے۔ آپ بھی یہ مدد حاصل کرسکتے ہیں۔ ذاتی مکان خریدنے، بنانے نیز قرضہ کی سہولت اور حکومت سے حاصل ہونے والی مدد کے سلسلہ میں تفصیلی معلومات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

Khawaja Mohammad Aslam & Ahsan Sultan Mahmood Kahloon

Berner Strasse 60 - 60437 Frankfurt am Main. Tel 069-950 95940

بیعتوں کی مجموعی تعداد

حضور ایداللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بیعتوں کی مجموعی تعداد آٹھ (۸) کروڑ دس (۱۰) لاکھ چھ (٦) ہزار سات سو اکتیس (۷۳۱) ہے۔

حضور نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیکچر لدھیانہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ میں اسی خدا کا شکر کرتا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے اور باوجود اس شر اور طوفان کے جو مجھ پر اُٹھا اور جس کی جڑ اور ابتداء اسی شہر سے اُٹھی اور پھر دلی تک پہنچی مگر اس نے تمام طوفانوں اور ابتلاؤں میں مجھے صحیح و سالم اور کامیاب نکالا۔ اور مجھے ایسی حالت میں اس شہر میں لایا کہ تین لاکھ سے زیادہ مرد و زن میرے مبائعین میں داخل ہیں اور کوئی مہینہ نہیں گزرتا جس میں دو ہزار چار ہزار اور بعض اوقات پانچ ہزار اس سلسلہ میں داخل نہ ہوتے ہوں۔"

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب اللہ کے فضل سے دو چار ہزار کے مقابل پر ہر ماہ احمدیت میں داخل ہونے والوں کی تعداد ٦٦ لاکھ سے زائد ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"کون جانتا تھا اور کس کے علم میں یہ بات تھی کہ جب مَیں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح بویا گیا۔ اور بعد اس کے ہزاروں پیروں کے نیچے کچلا گیا اور آندھیاں چلیں اور طوفان آئے اور ایک سیلاب کی طرح شور بغاوت میرے اس چھوٹے سے تخم پر پھر گیا۔ پھر بھی مَیں ان صدمات سے بچ جاؤں گا؟ سو وہ تخم خدا کے فضل سے ضائع نہ ہوا بلکہ بڑھا اور پھولا اور آج وہ ایک بڑا درخت ہے جس کے سایہ کے نیچے تین لاکھ انسان آرام کر رہا ہے۔ یہ خدائی کام ہیں جن کے ادراک سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں۔ وہ کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔ اے لوگو! کبھی تو خدا سے شرم کرو! کیا اس کی نظیر کسی مفتری کی سوانح میں پیش کر سکتے ہو؟۔

(حقیقۃالوحی۔ روحانی خزائن۔ جلد ۲۲۔ صفحہ ۲٦۳)

حضور نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس درخت کے سایہ کے نیچے تین لاکھ نہیں، بلکہ پندرہ کروڑ سے زائد انسان آرام کر رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا اب مَیں آخری اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آپ کے ایمانوں کو تازہ کرنے کے لئے پیش کرتا ہوں۔

"مَیں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ مَیں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری فتح ہے اور جہاں تک مَیں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کی تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ مَیں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرف اس مشت خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ مَیں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں؟ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں؟

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۳)

حضور نے فرمایا کہ اس اقتباس کے ساتھ ہی اس خطاب کو ختم کرتا ہوں لیکن سب سے آخر پر دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ اب دعا کر لیں اور سب سے زیادہ دعا میں پاکستان کے اپنے مظلوم بھائیوں کو یاد رکھیں۔ یہ جتنی کامیابیاں ہو رہی ہیں ہمارے مظلوم احمدیوں کی قربانیوں اور دعاؤں کے نتیجہ میں ہیں۔ یہ قربانیاں انہوں نے پاکستان کی جیلوں میں دیں اور اس کی گلیوں میں دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان قربانیوں کو قبول فرمایا۔ پس ہم سب کا فرض ہے کہ ہم ان کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے حالات کو بدل دے۔ اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خیریت سے واپس پاکستان لے جائے اور ہم اپنی آنکھوں سے اپنی کامیابیوں کو دیکھیں اور مُلّاؤں کا جو حشر وہاں ہو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا حشر ہو گا۔ مگر مَیں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بہت منتقم خدا ہے۔ وہ بہت بُرا حشر کرنے والا ہے۔ اس لئے دعا میں میرے ساتھ شامل ہو جائیں۔

اس کے ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر پرسوز اجتماعی دعا کروائی جس میں ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر کے احمدی بھی شامل ہوئے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہہ کر واپس تشریف لے گئے اور اس کے ساتھ ہی جلسہ کے دوسرے روز کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

* * * * *

نرم مزاج بنو کیونکہ جو نرم مزاجی اختیار کرتا ہے خدا بھی اس سے نرم معاملہ کرتا ہے۔

(سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

"دنیا کے جنوب سے"

(قمرداؤد کھوکھر۔ آسٹریلیا)

گرجوں میں عبادت کرنے والوں کی کمی پر چرچ کا اظہار تشویش

نئی نسل عیسائی مذہب کو فرسودہ قرار دیتی ہے۔ آسٹریلیا میں عیسائی گرجوں میں اتوار کے دن عبادت کے لئے آنے والے لوگوں کی تعداد میں مسلسل کمی واقع ہو رہی ہے۔ اس ضمن میں میلبورن میں اینگلیکن فرقے کی طرف سے جو اعداد و شمار شائع کئے گئے ہیں وہ مایوس کن ہیں۔ ۲۰۰۰ء کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ سال چرچ میں عبادت کے لئے آنے والوں کی تعداد میں ۱۲ فیصد کمی ہوئی ہے۔ ۱۹۹۹ء میں میلبورن کے گرجوں میں ۲۰٦۸۷ عیسائی حضرات اتوار کے دن عبادت کے لئے حاضر ہوئے جبکہ ۲۰۰۰ء میں یہ تعداد کم ہو کر ۱۷ ہزار تک رہ گئی جبکہ میلبورن ۳۲ لاکھ کی آبادی کا شہر ہے۔

میلبورن اور اس کے گردونواح میں صرف اینگلیکن فرقے کے ۲۸۱ گرجے ہیں اور ان گرجوں میں ۵۰ گرجے ایسے ہیں جن میں حاضرین کی تعداد سب سے زیادہ ہوتی ہے کیونکہ ان گرجوں کی عمارتیں وسیع ہیں اور ان میں ۹ ہزار سے بھی زائد افراد ہر اتوار کو آتے ہیں۔ جبکہ چھوٹے گرجوں میں یہ تعداد اور گر جاتی ہے۔ یعنی ۲۳۱ چھوٹے گرجوں میں سے بھی ٦۸ گرجے ایسے ہیں جن میں ہر ہفتہ پچاس سے بھی کم افراد عبادت کے لئے آتے ہیں اور ان گرجوں میں لوگوں کی تعداد میں ۲۵ فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

رپورٹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ میلبورن کے یہ اینگلیکن چرچز تین ملین ڈالر سالانہ کے اخراجات سے چلائے جا رہے ہیں۔ اس خطیر رقم کا نصف تو انویسٹمنٹ سے حاصل ہوتا ہے اور باقی نصف رقم گرجے خود اکٹھی کرتے ہیں۔ جبکہ سڈنی کے گرجے ۱۵ ملین ڈالرز سے زائد رقم سے چل رہے ہیں اور یہ رقم ساری کی ساری تجارتی سرمائے سے حاصل کی جاتی ہے۔

ایک حالیہ سروے کے مطابق پورے آسٹریلیا میں صورتحال یہ ہے کہ کل آبادی کا دس فیصد یعنی ۱٫۵ ملین افراد اتوار کے دن گرجے میں عبادت کے لئے حاضر ہوتے ہیں جبکہ ۱۹٦۰ء میں گرجوں میں آنے والوں کی تعداد کی شرح ۴۵ فیصد تھی اور موجودہ تعداد میں بھی نصف کیتھولکس کی ہے اور باقی دوسرے عیسائی فرقوں کی۔

عیسوی کیلنڈر میں عیسائیوں کے تہوار ایسٹر کو خاص اہمیت حاصل ہے جو عیسائی عقائد کے مطابق حضرت عیسیٰ کے واقعہ صلیب اور ان کے دوبارہ زندہ ہونے اور آسمان پر جانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس موقعہ پر بھی ایک تہائی عیسائی اپنے اس تہوار کی رسومات منانے کے لئے گرجوں میں حاضر ہوئے۔

پروفیسر گیری ڈی بوما (Gary D. Boma) جو میلبورن میں موناش یونیورسٹی میں مذہب کے ماہر ہیں ان کا کہنا ہے کہ آسٹریلین لوگوں کی اکثریت کو یہ معلوم نہیں کہ ایسٹر کا تہوار کیا ہے۔ اگر آپ ۴۰ سال سے کم عمر افراد سے بات کر کے دیکھیں تو وہ عیسائیت سے قطعی نابلد ہو گا۔ یہی نہیں بلکہ نئی نسل عیسائی مذہب کو فرسودہ اور میوزیم کی چیز قرار دیتی ہے۔ اور یہ پروفیسر اس کی وجہ یہ قرار دیتے ہیں کہ عیسائیت نے اپنی اصل بنیاد چھوڑ دی ہے۔

اسی طرح میلبورن کے اینگلیکن بشپ Peter Carnley نے اس بات کا اظہار کیا تھا کہ مسیح کی صلیب پر وفات کے نظریہ سے متعلق تعلیمات ناکافی ہیں اور یہ کہہ کر انہوں نے عیسائیت کے بنیادی عقائد سے انحراف کا اظہار کیا تھا۔

چرچ اور عیسائیت کی اس صورتحال کو اینگلیکن فرقے کے لوگ خطرے کی علامت قرار دے رہے ہیں اور اسے نوشتہ دیوار کہہ رہے ہیں کہ اگر گرجوں میں عبادت کرنے والوں کی تعداد میں کمی کی شرح اس طرح بڑھتی رہی تو یہ گرجے خود بخود ختم ہو جائیں گے۔

(ماخوذ: روزنامہ "The Age" ۱۵/اپریل ۲۰۰۱ء صفحہ ۴ و ۱۲۔ و ۱۴/اپریل ۲۰۰۱ء صفحہ ٦)

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر مائیکل ڈمٹ (Michael Dummett) کے

"اسلامی اصول کی فلاسفی" پر قابل قدر تأثرات

(پروفیسر سعود احمد خان۔ لاس اینجلیز، امریکہ)

مائیکل انتھونی ڈمٹ آکسفورڈ یونیورسٹی انگلستان کے مشہور استاد فلسفہ ہیں۔ ان کا فلسفہ سے تعلق منطق (Logic) سے ہے۔ اور اس میں ہی وہ Mathematical Philosophy میں ایک خاص مقام کے حامل ہیں اور بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ The Penguin Dictionary of philosophy میں صفحہ نمبر ۱۵۳ پر ان کا تعارف یوں درج ہے:

"Dummett Michael(1925-) Oxford Philosopher, fellow of All Souls 1950,Wykeham Professor of Logic 1979-92 and a fellow of New College. Among engagement outside Philosophy, his active work against racism deserve specialmention."

ڈمٹ (۱۹۲۵۔) آکسفورڈ کے فلاسفر ۱۹۵۰ء میں آل سولز کے فیلو بنے اور ۱۹۷۹ء سے ۱۹۹۵ء تک وہ وائی کھم پروفیسر آف لوجک رہے۔ میو کالج کے فیلو ہیں۔ فلسفہ کے علاوہ نسلی امتیاز کے خلاف ان کا کام خاص طور پر قابل اعتراف ہے۔

اس تعارف کے بعد Mathematical Philosophy اور Logic میں جو ان کا کام ہے اس کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

انٹر نیشنل Who's Who اور برطانیہ کے قومی Who's Who کے مطابق وہ ۱۹۶۷ء میں برٹش اکیڈمی کے فیلو بنائے گئے۔ اور ۱۹۹۵ء میں Rolf Shock انعام سے نوازا گیا۔ بیرونی ممالک اور خاص طور پر امریکہ میں بھی ان کی علمی فضیلت کا اعتراف کیا گیا جہاں راک فیلر یونیورسٹی نیویارک، هارورڈ یونیورسٹی اور پرنسٹن یونیورسٹی میں عملی استفادہ کے لئے ان کو مدعو کیا جاتا رہا۔ اور امریکہ کی اکیڈمی آف آرٹس اینڈ سائنس کا ۱۹۸۵ء سے اعزازی رکن بننے کا افتخار بھی حاصل ہے۔

پینگوئین ڈکشنری آف فلاسفی میں نسلی تعصبات کے خلاف جو ان کے کام پر بغرض تحسین اشارہ کیا گیا ہے اس کے مختصر کوائف یہ ہیں جو International Who's Who اور برطانیہ کے Who's Who میں ذرا تفصیل سے بیان ہوئے۔ ۱۹۶۵ء میں آکسفورڈ میں جو نسلی ہم آہنگی کی کمیٹی بنائی گئی پروفیسر ڈمٹ اس کے بانیوں میں سے ہیں۔ اور ۱۹۶۶ء میں وہ اس کے صدر بنائے گئے۔ نسلی امتیازات کے خلاف جو ملک میں مہم چلائی گئی اس کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ۶۷۔۱۹۶۶ء میں وہ ممبر تھے۔ کامن ویلتھ سے آئے ہوئے تارکین وطن کے بہبود سے متعلق جو کمیٹی بنی اس کے Legal Civil Affairs Panel پر بھی انہوں نے خدمات سرانجام دیں۔ اور Joint Council of Welfare of Immigrants کے ۱۹۶۷ء سے ۱۹۷۵ء تک کئی بار نائب صدر اور صدر کے عہدوں پر بھی وہ فائز رہے۔

۱۹۹۷ء میں مَیں نے پروفیسر ڈمٹ کی خدمت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکہ آراء اعجازی تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ اس کی تقریب اس طرح پیش آئی کہ ان سے ۱۹۶۷ء میں عاجز کی واقفیت ہوئی تھی جبکہ ہم دونوں کو گھانا سے لندن جاتے ہوئے ہوائی جہاز میں برابر کی نشستوں پر ہمسفری کا خوشگوار موقع میسر آیا۔ مَیں نے ان کو اس سفر میں نہایت خلیق، شریف النفس، ملنسار دانشور پایا۔ اور ساتھ ہی رومن کیتھولک عیسائی ہوتے ہوئے دوسرے مذاہب کے متعلق فراخ دل بھی۔ انہوں نے خاص طور سے بین المذاہب اور بین الاقوامی تعلقات کے بارہ میں اسلامی تعلیمات میں بہت دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ اور سیدنا حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کے ان امور سے متعلق اسوہ حسنہ سے وہ بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ نسلی امتیازات کے خلاف انگلستان میں Immigrants اور دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے تارکین وطن کے فلاح و بہبود کے کاموں سے اپنی دلچسپی کے ذکر کے ساتھ فرمایا کہ ہم کو ایسی مذہبی تعلیم کی بہت ضرورت ہے۔ سفر کے اختتام پر آکسفورڈ آنے کی دعوت دی اور لنڈن ائرپورٹ پر بہت شوق سے اپنی بیگم کو ملوایا جو ان کے لینے وہاں آئی ہوئی تھیں۔ نسلی ہم آہنگی کے کاموں میں وہ بھی اپنے خاوند کے ساتھ برابر کی دلچسپی رکھتی ہیں اور شریک کار رہی ہیں۔

مَیں اپنے بھائی عزیزم مرغوب احمد خان کے ساتھ آکسفورڈ گیا۔ وہ پھر خندہ پیشانی سے ملے۔ ساری یونیورسٹی کی سیر کرائی اور ان کی بیگم نے پرتکلف لنچ سے مہمانی کا حق ادا کیا۔ ان خاتون پر برطانیہ کے Who's Who میں الگ نوٹ ہے۔

اس کے بائیس سال بعد ۱۹۸۹ء کے صد سالہ جشن کے موقع پر برطانیہ کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی تو مَیں اپنے برادر بزرگ مولود احمد خان (مرحوم) سابق امام مسجد فضل لندن کے ساتھ ان سے ملنے گیا تو ہم نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے لندن میں رہائش پذیر ہونے کا ذکر کیا۔ اور ان سے دریافت کیا کہ کیا وہ حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملنا پسند کریں گے۔ انہوں نے ملاقات کے لئے خوشی کا اظہار کیا۔ مَیں نے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں پروفیسر موصوف کے بارہ میں تعارفی خط لکھ کر ملاقات کی درخواست کی۔ حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کی مصروفیت کے باوجود اسلام آباد سے واپسی کے دوسرے ہی دن ملاقات کا وقت عنایت فرمایا اور لندن مشن ہاؤس میں صبح دس بجے ملاقات ہوئی۔ وہ اپنے بڑے بیٹے کے ساتھ تشریف لائے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ کی گفتگو سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ خاص طور پر جلسہ یوم پیشوایان مذاہب کے مختلف ملکوں میں جماعت کی طرف سے انعقاد کا سن کر کہا کہ آپ صرف لفظی رواداری کے ہی قائل نہیں بلکہ برابری کے درجہ پر خوشگوار تعلقات پر عمل بھی کرتے ہیں جو مختلف عقیدے اور نظریات رکھنے والوں میں پرامن تعلقات اور بقائے باہمی کے فروغ کے لئے قابل قدر مثال ہے۔

چونکہ ۱۹۹۶ء کا سال اسلامی اصول کی فلاسفی کے جلسہ مذاہب (۱۸۹۶ء) پڑھنے پر صد سالہ تقریب کا سال تھا تو جب میں پھر ۱۹۹۷ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کے لئے حاضر ہوا تو انگلستان میں نومبر تک ٹھہرنے کا موقع ملا۔ مَیں اپنے بیٹے عزیزم سعد سعود کے ساتھ پھر پروفیسر ڈمٹ سے ملاقات کے لئے آکسفورڈ گیا اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ "The Philisophy of the Teachings of Islam" ان کی خدمت میں پیش کیا۔ کتاب لے کر بہت خوشی کا اظہار کیا اور میری درخواست پر وعدہ کیا کہ اس پر اپنے تأثرات ضرور تحریر فرمائیں گے۔

چنانچہ جنوری تا اپریل ۱۹۹۸ء انہوں نے اپنے دو خطوط میں کتاب اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بڑی تفصیل سے خراج تحسین پیش کیا۔ چنانچہ ۹؍جنوری ۱۹۹۸ء کے پہلے خط میں رقمطراز ہیں:

" I have read "The Philisophy of the Teachings of Islam", and was deeply impressed by it. The Ahmadiyya Community certainly had a very wise and very eloquent founder. The book confirms my impression that the Community he founded is the most rational and thoughtful branch of Islam. I agree with a great deal in the book. I greatly liked the distinction drawn in the beginning of the book between the self that incites to evil, the reproving self and the self at rest. I think that this classifiction of stages of human development is absolutely right. I aslo agree that we need to distinguish between natural inclinations which prompt behavior in accordance with the moral law and conscious reflective obedience to that law."

یعنی مَیں کتاب 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کو پڑھ کر بے حد متاثر ہوا ہوں۔ یقیناً احمدیہ جماعت کے بانی ایک عظیم عالی دماغ اور بہت فصیح البیان شخصیت کے مالک تھے۔ کتاب میرے اس تأثر کو ثابت کرتی ہے کہ یہ جماعت جو آپ نے قائم فرمائی اسلام کے تمام فرقوں میں سب سے زیادہ معقولیت پسند اور گہری سوچ کی حامل ہے۔ مَیں کتاب میں بیان فرمودہ مضامین سے بہت متفق ہوں۔ کتاب کے شروع میں نفس امارہ نفس لوامہ اور نفس مطمئنہ کی امتیازی تشریحات میرے لئے بہت دلکش تھیں۔ میرے خیال میں انسانی نفس کی اس تدریجی ترقی پر جو مضمون کتاب میں بیان ہوا وہ بالکل حقیقت پر مبنی ہے اور مجھے یہ بھی تسلیم ہے کہ ہمارے لئے انسانی جبلت کے طبعی میلانات کے اخلاقی اقدار کی طرح دکھائی دینے والے اظہار اور حالات کی مناسبت سے باشعور اخلاقی اظہار میں تمیز کرنا نہایت ضروری ہے۔

روح انسانی اور بعث بعد الموت پر جو مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے اس کی تائید میں پروفیسر ڈمٹ نے اپنے اسی خط میں تحریر فرمایا:

"I am in entire agreement that human soul is created and is already potentially present at the first moment of conception. I was impressed by what was said on pp 95-97 about the need for the soul to inform a body.

There is great difficulty in traditional Christian teaching on this subject, which supposes that the soul can exist in a disembodied state between death and the general resurrection. It is hard to make a sence of this,but it would be equally hard to suppose that that the soul simply ceased to exist during that interval since otherwise it is unclear whether the resurrected person would be the same individul as the

ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں
جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحۡسَنَ الۡجَزَاء
(مینیجر)

رشتہ ناطہ اور شادی بیاہ کے تعلق میں ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"جیساکہ بیوی کے انتخاب کرنے میں خطرناک غلطیاں ہوتی ہیں ایسا ہی شوہر کے انتخاب کرنے میں بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ اور ایک نیک اور صالحہ بیوی کسی خبیث انسان کے حوالے ہو کر تباہ ہو جاتی ہے۔ ایک احمدی خاتون کی شادی اس کے والد نے غیر احمدی کے ہاں کر دی۔ اب اس کے خط آتے ہیں کہ اس کا خاوند دین سے اس قدر نفرت کرتا ہے کہ اگر وہ اسے قرآن کریم پڑھتے ہوئے پا لے تو غصہ سے قرآن مجید چھین کر ایک طرف پھینک دیتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تم یہ جادو کیا پڑھ رہی ہو اور کئی دفعہ وہ اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر اس کے پاس جاتا اور اس کا منہ ادھر ادھر پھیر کر نماز تڑوا دیتا ہے۔

یہ اور اس سے بدتر حال ان صالح خواتین کا ہے جن کی شادی برے مردوں سے ہو جاتی ہے۔ اگر یہی صالح عورتیں صالح مردوں کی بیویاں ہوتیں تو وہ الٰہی منشاء جو اس قانون بقاء نسل سے تھا اچھی طرح پورا ہوتا اور انسان اس بارِ امانت سے حتی الوسع سبکدوش ہو جاتا مگر لوگ اس امر میں جلد بازی کرتے ہیں اور ان کا مقصد ظاہری حسن اور طبیعت کی ادنیٰ خواہش کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ٹھوکریں کھاتے ہیں اور بدقسمتی کی موت مرتے ہیں"۔ (خطبات محمود جلد سوم صفحہ ۷۰)

جماعت احمدیہ بوزنیا کے تیسرے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر
مکرم عبداللہ واگس ہاؤز صاحب امیر جماعت جرمنی بعض احباب کے ساتھ بک سٹال پر

جماعت احمدیہ بوسنیا کے جلسہ سالانہ منعقدہ ۲۸/جولائی ۲۰۰۱ء کے بعض شرکاء

you make from the Quran seem to me to be true; indeed, although, as you know, I am not myself Moslem, I have found that to be so for the greater part of the Quran. I think I ought to add that of all the branches of the Islamic religion, Ahmadiyya Movement has always seemed to me the most enlightened and reasonable. I do not believe that there is much disagreement between us concerning the matters on which you touch in your letter; but I hope you will forgive me, for the reason I give above, I do not say anything more detailed at present time.

With very many thanks for your kind and courteous reply, and with all best wishes and regards.

Yours Sincerely,

Michael Dummet.

یعنی میں اپنی اہلیہ کے ساتھ ۸/اپریل کی شام کو اٹلی میں چار ہفتے گزار کر آکسفورڈ پہنچا تو بڑی مسرت کے ساتھ ان ڈھیر سارے خطوط میں جو میرے انتظار میں وہاں جمع ہو گئے تھے آپ کا ۳۰/مارچ کا تحریر کردہ خط پایا۔

آپ نے اپنے خط میں جو کچھ لکھا ہے میں اس سے بہت حد تک اتفاق کرتے ہوئے اس کو تسلیم کرتا ہوں۔ قرآن سے جو حوالے آپ نے تحریر کئے میرے نزدیک وہ سب صداقت پر مبنی ہیں اور باوجود اس بات کے، جیساکہ آپ جانتے ہیں کہ میں مسلمان نہیں ہوں، میں نے قرآن کے بیشتر حصے کو ایسا ہی پایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں میں یہ مزید اعتراف بھی کروں کہ تمام اسلامی فرقوں میں احمدیہ موومنٹ (سلسلہ احمدیہ) مجھ کو ہمیشہ سب سے زیادہ روشن خیال اور معقول نظر آئی۔ میری دانست میں ہمارے درمیان ان امور کے متعلق جن پر آپ نے اظہار کیا ہے اب کوئی خاص اختلاف کی گنجائش نہیں رہی۔ بہرحال میں امید کرتا ہوں کہ آپ مندرجہ بالا بیان کردہ وجۂ تاخیر کی روشنی میں تفصیلی خط نہ لکھنے پر میری معذرت قبول کریں گے۔

آپ کے نہایت شائستہ اور پرخلوص جواب پر بہت بہت شکریہ اور نیک تمناؤں کے ساتھ۔

آپ کا مخلص۔ مائیکل ڈمٹ

one who had died and whose body had decayed."

یعنی میں اس بات سے کلی متفق ہوں کہ روح انسانی مخلوق ہے اور ماں کے رحم میں نطفہ کے قرار پا جانے کے ساتھ ہی وجود میں آجاتی ہے۔ میں کتاب کے صفحات ۹۵ تا ۹۷ کے مضمون سے بھی متاثر ہوا ہوں جس کے مطابق روح انسانی کے لئے بہرحال ایک جسم کا ہونا ناگزیر ہے۔ اس مضمون میں عیسائیت کی روایتی تعلیم میں ایک قباحت ہے کیونکہ روح کا بعث بعد الموت تک کے درمیانی عرصہ میں بغیر جسم کے قائم رہنا ایک امر محال ہے۔ ایسے ہی جس طرح یہ مانا جائے کہ جسم کے مرنے کے ساتھ روح بھی اپنا وجود کھو بیٹھتی ہے۔ مزید برآں اس طرح یہ بات مشتبہ ہو جاتی ہے کہ آیا دوبارہ جی اٹھا ہوا شخص وہی فرد ہے جس کا جسم مرنے کے بعد گل سڑ گیا تھا۔

چونکہ پروفیسر ڈمٹ نے اپنے خط میں بعض استفسارات بھی کئے تھے اس لئے میں نے ان کے خط کے شکریہ میں جو خط لکھا اس میں قرآن مجید کی آیات کریمہ کی روشنی میں ان کے جوابات بھی عرض کر دئے۔ اس پر انہوں نے ۱۴/اپریل ۱۹۹۸ء کو جو خط لکھا اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ان پر کتنا اثر تھا کہ میرا خط جب پہنچا تو وہ اٹلی میں چار ہفتہ قیام کے لئے مع بیگم کے جا چکے تھے۔ واپسی پر جواب میں فرمایا:

I returned with my wife to Oxford on the evening of 8th April from four weeks spent in Italy. I was delighted to find, among the very many letters that were waiting for me, your letter of 3oth March.

Very thanks for writing so fully. I hope you will forgive me for writing very briefly in reply; you will understand that I have a great many letters to answer, since nothing was forwarded to me while I was in Italy. I sympathise and agree with a great deal that you say in your letter. All the quotations that

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت حافظ محمد اسحاق صاحبؓ

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۱۴؍ستمبر ۲۰۰۰ء میں مکرمہ حمیدہ حنیف باجوہ صاحبہ اپنے والد محترم حضرت حافظ محمد اسحاق صاحبؓ مولوی فاضل کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ آپ ۱۸۹۶ء میں حضرت امام دین صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئے۔ پیدائشی احمدی تھے۔ پیر کوٹ ضلع حافظ آباد میں بچپن گزرا۔ علم سے گہرا لگاؤ تھا۔ پرائمری کے بعد قادیان آگئے جہاں سے میٹرک کے بعد OT اور مولوی فاضل کیا۔ آپؓ نے عمر کا زیادہ تر حصہ بطور معلّم سرکاری ملازمت میں گزارا۔ بہت پاکیزہ فطرت انسان تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بچوں کو قادیان میں تعلیم دلوانے کی تلقین کی تو اپنی اہلیہ کا کچھ زیور بیچ کر اپنے بیٹے کو قادیان تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوادیا۔ آپؓ دعوت الی اللہ کی غرض سے مختلف جگہوں پر جاتے رہے۔ آپؓ نے قادیان میں اپنے بچوں کے لئے ساڑھے آٹھ کنال اراضی بھی خریدی تھی لیکن حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر پاکستان میں اُس کے متبادل کا مطالبہ نہیں کیا۔

احمدیت کی خاطر کئی بار مصائب میں ڈالے گئے۔ ایک بار ملازمت سے بھی برخواست کردیئے گئے اور تین سال کی مقدمہ بازی کے بعد بحال ہوئے۔ آپؓ کی زبان ہمہ وقت درود شریف اور ذکر الٰہی سے معمور رہتی تھی۔ ۱۹۵۴ء میں حیدر آباد سندھ میں سڑک کے ایک حادثہ کے نتیجہ میں موقع پر ہی وفات پاگئے۔ پہلے امانتاً سندھ میں دفن رہے اور دو سال بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپؓ کے بڑے بیٹے الحاج مرزا محمد عثمان صاحب کو ۱۹۷۴ء میں احمدیت کی خاطر شدید زخمی کردیا گیا اور بعد ازاں انہی زخموں کی وجہ سے اُن کی شہادت ہوگئی۔

……❁……❁……❁……

مادام ماری کیوری

ہفت روزہ ”سیر روحانی“ جون ۲۰۰۰ء میں مادام ماری کیوری کے بارہ میں مکرم عمران بدر ہاشمی صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔ قبل ازیں انکے بارہ میں ہفت روزہ ”الفضل انٹرنیشنل“ ۸؍ستمبر ۲۰۰۰ء کے اسی کالم میں ذکر ہوچکا ہے۔

ماریاسکلوڈوسکا (ماری کیوری) پانچ بہن بھائی تھے۔ آپکے والد ایک ہائی اسکول میں سائنس کی تعلیم دیا کرتے تھے جبکہ والدہ ایک پرائیویٹ سکول چلاتی تھیں۔ ماریا نے ہائی سکول پاس کیا تو اپنی بڑی بہن اور بھائی کی طرح طلائی تمغہ حاصل کیا۔ جب اُس نے اپنی بہن کے ساتھ پیرس جاکر طب پڑھنے کی خواہش ظاہر کی تو آپکے والد نے بتایا کہ وہ صرف ایک بیٹی کو پڑھانے کے اخراجات برداشت کرسکتے ہیں۔ چنانچہ ماریا اپنی بہن برونیا کے حق میں دستبردار ہوگئی۔ جب برونیا نے اپنی تعلیم مکمل کرلی تو ماریا کو پیرس بلوالیا اس طرح چھ سال کے انتظار کے بعد ماریا نے پیرس میں طب کی تعلیم حاصل کرنا شروع کردی۔ اُس نے اپنی بہن پر بوجھ بننے کی بجائے ایک کمرہ کرایہ پر حاصل کیا اور چار سال تک بھوک اور غربت میں گزارا کرلیا۔ ایک بار وہ بھوک سے بیہوش بھی ہوگئی لیکن برونیا کے اصرار اور خوشامد کے باوجود بھی ماری نے کسی قسم کی مدد قبول کرنے سے انکار کردیا۔

۱۸۹۳ء میں ماری نے طب کی بجائے فزکس میں اپنی تعلیم مکمل کی اور امتحان میں اوّل رہی۔ اگلے ہی سال وہ ایم۔اے ریاضی میں دوم رہی۔ ۱۸۹۵ء میں اُس نے مسٹر پیٹر کیوری سے شادی کرلی جو خود بھی ایک سائنسدان تھے اور مختلف دریافتیں کرچکے تھے۔ ۱۸۹۷ء میں ان کی بیٹی Irene پیدا ہوئی جس نے بعد میں نوبل انعام حاصل کیا۔

مادام کیوری نے اپنے خاوند کے ساتھ مل کر یورینیم کے کئی خواص معلوم کئے اور پھر چار سال کی غیر معمولی جسمانی محنت کے نتیجے میں وہ دو نئے عناصر پلاٹونیم اور ریڈیم دریافت کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ اس کارنامے پر ۱۹۰۳ء میں ماری اور پیٹر کیوری اور ایک اَور سائنسدان کو جو پہلے یورینیم پر کام کرچکا تھا، نوبل انعام سے نوازا گیا۔ لیکن دونوں میاں بیوی اتنے بیمار تھے کہ اپنا انعام وصول کرنے خود نہیں جاسکے۔ پھر اُن کو کئی اعزازات ملے لیکن اُن کے مالی حالات تبدیل نہ ہوسکے۔ مادام کیوری کا رہن سہن بہت سادہ تھا۔ ریڈیم کی قیمت ڈیڑھ لاکھ ڈالر فی گرام تھی لیکن مادام کیوری نے اس سے پیسہ نہیں کمایا۔ بعض لوگوں نے انہیں اپنی تحقیق کو رجسٹرڈ کروانے کا مشورہ بھی دیا لیکن انہوں نے جواب دیا کہ ریڈیم مہربانی اور کرم کا ہتھیار ہے اور یہ دنیا کی ملکیت ہے۔

۱۹؍اپریل ۱۹۰۶ء کو پیٹر کیوری سڑک کے ایک حادثے میں چل بسے۔ ماری کے لئے یہ اتنا بڑا سانحہ تھا کہ وہ کئی سال کے لئے گوشہ نشین ہوگئی۔ ۱۹۱۱ء میں ماری نے ایٹم کے نیوکلیئس کی تشریح کی اور اُسی سال اُنہیں خالص ریڈیم کو الگ کرنے اور اُس کے ایٹمی وزن کو معلوم کرنے پر کیمسٹری میں بھی نوبل انعام دیا گیا۔ وہ پہلی خاتون تھی جس کو فرانس میں اعلیٰ تعلیم کی تدریس کا کام دیا گیا۔ ۱۹۱۲ء میں فرانسیسی حکومت نے ”کیوری انسٹیٹیوٹ آف ریڈیم“ کے نام سے ایک تحقیقاتی مرکز قائم کیا اور ماری کو اُس کا صدر مقرر کیا۔ ۱۹۲۱ء میں امریکہ کے صدر نے ماری کو ایک گرام ریڈیم بطور تحفہ پیش کیا جو کیوری انسٹیٹیوٹ کو دیدیا گیا۔ ۱۹۲۹ء میں اُنہیں پھر ایک گرام ریڈیم کا تحفہ ملا جو انہوں نے وارسا میں نو قائم شدہ کیوری انسٹیٹیوٹ کو دیدیا۔

۱۹۳۴ء میں ماری خون کے خلیات کی ایک ایسی لاعلاج بیماری میں مبتلا ہوگئی جو بہت زیادہ تابکاری اثرات کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ ۱۹۳۴ء میں ہی اُن کا انتقال ہوگیا۔ آئن سٹائن نے مادام کیوری کو یوں خراج عقیدت پیش کیا: ”ماری کیوری کی قوت، اس کی قوت ارادی، اس کی اپنے معاملہ میں درویشی، اس کی غیر جانبداری، اس کی لازوال منصف مزاجی…… یہ تمام چیزیں ایسی ہیں جو شاذونادر ہی کسی ایک فرد میں اکٹھی ہوتی ہیں۔ اس کا عجز وانکسار حد سے بڑھا ہوا تھا۔“

……❁……❁……❁……

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۲۰؍دسمبر ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی ایک طویل نظم ”گھٹیالیاں کے جاں نثاروں سے“ میں سے تین بند ہدیہ قارئین ہیں:

وضو کیا تھا تہجد سے قبل جو تم نے
نثار ہونے سے پہلے جو کپڑے پہنے تھے
لباس ہوگا کسی کی نظر میں وہ لیکن
مری نظر میں وہ کپڑے نہیں تھے گہنے تھے
یہ صبح نو کے اجالے اجال کر رکھنا
اے آنے والو! یہ گہنے سنبھال کر رکھنا

وہ ماں تھی، بیوی، بہن تھی، تمہاری بیٹی تھی
وہ جس نے تم کو سپردِ خدا کیا ہوگا
وداع کے وقت گراں مایہ ضبط کا آنسو
سنبھالا ہوگا مگر پھر بھی گر پڑا ہوگا
وہ ایک قطرۂ آنسو جو ایک سمندر تھا
وہ ایک سجدۂ آخر بہت ہی سندر تھا

جو ہم پہ گزری سو گزری وطن کی گلیوں میں
وطن بھی وہ جو لہو دے کے خود خریدا تھا
نہ آنچ آنے دی ہم نے وطن کی حرمت پر
وغا میں گرچہ ہمارا بدن دریدہ تھا
عدو تو چاہتا ہے راستے ہی کھو جائیں
وطن کے پیارے معابد میں قتل ہوجائیں

……❁……❁……❁……

محترم بابو عبدالغفار صاحب کانپوری

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۳۰؍اکتوبر ۲۰۰۰ء میں محترم بابو عبدالغفار صاحب کانپوری شہید حیدر آباد کا تفصیلی ذکر خیر مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

محترم بابو صاحب کے والد کے نانا اپنے پانچ بھائیوں اور دو بہنوں کے ساتھ کابل سے ترک سکونت کرکے ہندوستان تشریف لائے اور کانپور (یوپی) میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ محترم بابو صاحب کے دادا پیر بخش صاحب فوج میں ملازم تھے اور والد خدابخش صاحب نے پرائمری تک تعلیم حاصل کی تو والد کی وفات کی وجہ سے مزید تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور کانپور آگئے۔ پھر ۱۸؍سال کی عمر میں فوج میں ملازم ہوگئے۔ ملازمت کے دوران انہوں نے رومن اردو سیکھی اور آخر ”ڈرم میجر“ ہوکر ریٹائر ہوئے تو ایک اسکول میں پی ٹی ماسٹر لگ گئے۔ فوجی ملازمت کے دوران کئی جگہوں پر متعین رہے۔ مکرم بابو عبدالغفار صاحب جہلم میں پیدا ہوئے۔ جب آپ دس سال کے ہوئے تو آپ کے والد محترم میجر خدابخش صاحب نے ایک احمدی حوالدار کی تبلیغ سے اپنے سارے کنبے سمیت قبول احمدیت کی سعادت حاصل کرلی۔ آپ نہایت نیک دل اور احمدیت کے شیدائی تھے۔ گھر پر نماز باجماعت کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ فجر کی نماز کے بعد خود درس دیتے اور ناشتہ کے بعد محلّہ کے بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھاتے۔ خدمت خلق کے مواقع تلاش کرتے رہتے۔ جب آپ کی رہائش حیدر آباد میں ایک الاٹ شدہ مکان میں تھی تو وہیں پر نماز جمعہ کا اہتمام بھی کرلیا۔ خود جمعہ پڑھاتے۔ ہر دلعزیز اور خوش مزاج انسان تھے۔ آپ کی تقلید میں مکرم بابو عبدالغفار صاحب بھی انہی خوبیوں سے آراستہ تھے، اپنے کام سے زیادہ انہیں دعوت الی اللہ کی فکر رہتی تھی۔ حیدر آباد کے مربی سلسلہ مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب کے کئی تبلیغی لیکچرز آپ نے ریڈیو پر کروائے اور کئی مناظروں کا اہتمام کروایا۔ آپ کی مادری زبان اردو تھی لیکن انگریزی پر بھی عبور حاصل تھا اور عربی اور فارسی میں بقدر ضرورت دسترس حاصل تھی۔ آپ بہت سی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو نو بچے عطا کئے جو سب زیور تعلیم سے آراستہ ہیں لیکن سب نے اپنا آبائی پیشہ ”فوٹوگرافی“ ہی اپنایا اور اس میں نئے نئے زاویے تلاش کئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک بار فرمایا کہ بابو عبدالغفار کی فیملی کا بچہ بچہ کیمرہ لے کر ہی پیدا ہوتا ہے۔

محترم بابو صاحب کو مطالعہ کی عادت تھی۔ ضروری حوالہ جات ایک نوٹ بک میں درج کرتے جاتے تھے۔ آپ ایک لمبے عرصہ تک امیر جماعت کے عہدہ پر فائز رہے۔ موصی تھے اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ سادہ زندگی بسر کرنے کے عادی تھے۔ افراد جماعت کی تربیت کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے۔ حیدر آباد میں احمدیوں کے قبرستان کے لئے کوشش کرکے جگہ حاصل کی اور اُس کی چاردیواری اپنی نگرانی میں تعمیر کروائی۔ مسجد کی تزئین کا خود خیال رکھتے۔ حیدر آباد کے احمدیوں کیلئے آپ ایک سایہ دار درخت کی حیثیت رکھتے تھے۔

۹؍جولائی ۱۹۸۶ء کی دوپہر آپ اپنی دوکان پر بیٹھے تھے کہ کسی درندہ صفت نے چھری کے پے درپے وار کرکے شہید کردیا۔ تھوڑی ہی دیر میں یہ المناک خبر سارے شہر میں پھیل گئی تو آپکے عقیدت مندوں نے اپنی دوکانیں بند کردیں اور پورے حیدر آباد میں مکمل ہڑتال ہوگئی۔ آپکے جنازہ میں غیر از جماعت لوگوں کا بھی جم غفیر تھا جو اس خادم انسانیت کی دردناک موت پر غمگین تھے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
22/10/2001 – 28/10/2001

Muslim TV AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 22nd October 2001

00.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
00.55	Children's Class: By Huzoor - Class No.156 Part I
01.30	Children's Programme: Science Club
01.50	MTA USA: A documentary on the Legends of Louisiana
02.50	Ruhani Khazain: Quiz Programme
03.30	Rencontre Avec Les Francophones
04.30	Learning Chinese: By Usman Chou Sb. Lesson Lesson No. 238
05.00	Liqaa Ma'al Arab with Huzoor: No.403 Rec.13.05.98
06.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
06.55	Moshaira: An Evening In Memory of Obaidullah Aleem Sb.
07.55	Rohani Khazaine: Quiz Programme ®
08.25	MTA Travel: An American Journey
08.55	Liqaa Ma'al Arab: Session No.403 ®
09.55	Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
10.55	Children's Class: By Hazoor Class No.156®
11.30	Learning Chinese: Lesson No.238 ®
12.05	Tilawat, News
12.30	Bangali Shomprachar: Various Items
13.35	Rencontre Avec Les Francophones ®
14.35	Darsul Malfoozat
14.55	MTA USA ®
15.55	Children's Class: By Hazoor ®
16.30	Learning Chinese: Lesson No.238 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	Rencontre Avec Les Francophones ®
19.10	Liqaa Ma'al Arab: Session No.403 ®
20.10	Moshaira: ®
21.10	Majlis e Irfan with Urdu Speaking Friends ®
22.10	Rohani Khazaine: Quiz Prog. ®
22.40	MTA USA ®
23.35	Learning Chinese: Lesson No.238

Tuesday 23rd October 2001

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.50	Children's Class: With Huzoor Class No.156 – Rec.20.10.99 –Final Part
01.25	Children's Corner: Yassranal Quran Class No.17
01.45	Tarjumatul Quran : By Huzoor. Lesson No.216 Rec: 26.11.97
02.50	Medical Matters: Prog. No.2 – Facial Care
03.20	Mulaqat With Bengali Friends: Rec: 16/10/01
04.20	Learning Languages: Le Francais C'est Facile Lesson No.21
04.45	Urdu Class: By Hazoor. Class No. 280 Recorded: 28.05.97
06.05	Tilawat, News, Dars ul Hadith
07.00	Pushto Programme: F/S Rec.21.07.00
08.00	Medical Matters: Prog. No.2 ®
08.40	Urdu Class: By Hazoor. Class No. 280 ®
09.55	Indonesian Service: Various Programmes
10.55	Children's Class: By Hazoor Class 156®
11.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.21 ®
12.05	Tilawat, News
12.30	Bengali Service: Various Items
13.30	Bengali Mulaqat: With Hazoor ®
14.30	Darsul Hadith
14.45	Tarjumatul Quran Class: By Huzoor ® Lesson No.216 – R ec.26.11.97
15.50	Children's Class: By Hazoor – No.156®
16.25	Children's Corner: Yassranal Quran No.17 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Le Francais C'est Facile: Lesson No.21 ®
18:40	French Programme
19.00	Urdu Class: Lesson No.280®
20.15	Norwegian Programme. Programme No. 18
20.45	Bengali Mulaqat: With Huzoor Rec.16.10.01®
21.45	Medical Matters: Prog. No.2®
22.15	Tarjumatul Quran Class: With Huzoor ®
23.20	Le Francais C'est Facile: Lesson No. 21 ®

Wednesday 24th October 2001

00.05	Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
01.00	Children's Corner: Hikayatee Shereen
01.15	Children's Corner: With Waaqifeene Nau
02.00	Tarjumatul Quran: With Hazoor Class No.217 – Rec.02.12.01
03.00	Special Report: Certificate Distribution Cere.
03.35	Mulaqat: With Huzoor & Atfal Rec:12.07.00
04.25	Learning Languages: Urdu Asbaaq No.64 Hosted by Maulana Ch. Hadi Ali Sahib
04.55	Liqaa Ma'al Arab: With Huzoor No. 407
06.05	Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
07.00	Swahili Programme: The qualities of The Holy Prophet (SAW) Host: Abdul Basit Shahid Sahib
07.45	Swahili Programme: Darsul Hadith
08.10	Special Report: ®
08.45	Al Maidah: A Cookery Programme How to prepare Lamb Chops
09.00	Liqaa Ma'al Arab: Session No.407 ®
10.00	Indonesian Service: Various Items
11.00	Children's Corner: Waaqifeene Nau®
11.25	Urdu Asbaaq: Lesson No.64 ®
12.05	Tilawat, News
12.35	Bengali Shrompachar: Various Items
13.35	Atfal Mulaqat: With Huzoor Rec: 12/07/00 ®
14.35	Ta'aruf: Guest Major Maqbool Syed Sb
14.25	A Page From The History Of Ahmadiyyat
15.00	Tarjumatul Quran: Class No.217 ®
16.00	Children's Corner: Waaqifeene Nau ®
16.25	Learning Languages: Urdu Asbaaq No.64 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	French Programme: Mulaqat
19.30	Liqaa Ma'al Arab ®
20.40	Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
21.30	Ta'aruf: Guest Major Maqbool Syed Sb ®.
21.55	Tarjumatul Quran Class: By Hazoor ®
22.55	Special Report: ®
23.30	Urdu Asbaaq: Lesson No.64 ®

Thursday 25th October 2001

00.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
01.00	Children's Corner: Guldastah No. 1
01.30	Children's Corner: Cartoon Stories
01.45	Homeopathy Class: By Hazoor. No. 49 Rec:05.12.94
03.00	Ae'eena: A reply to allegations made in the Newspapers against Ahmadiyyat Host: Laeeq A. Abid Sb.
03.25	Q/A Session: With Hazoor Rec.14.11.98 With English Speaking Guests
04.20	Learning Languages: Learning Chinese With Usman Chou Sb. Lesson No. 17
04.50	Urdu Class: By Hazoor. Lesson No. 281 ®
06.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00	Sindhi Programme: Muzakarah
07.45	Sindhi Programme: 40 Gems
08.00	Ae'eena: ®
08.25	Safar Ham Ne Kiya: A visit to Behrain, Pakistan
08.50	Urdu Class: By Hazoor – Class No.281 ®
09.55	Indonesian Service: Various Items
10.50	Children's Corner: Guldastah No.1®
11.20	Learning Chinese: Class no. 17
12.05	Tilawat, News
12.35	Bengali Service: F/S Rec.08.12.95 With Bengali Translation
13.40	Q/A Session : With Hazoor Rec.14.11.98®
14.35	Darsul Malfoozat
14.50	Homeopathy Class: Lesson No.49 ®
16.05	Children's Corner: Guldastah No.1 ®
16.25	Learning Chinese: Lesson No.17 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	French Programme: Various Items
18.55	Urdu Class: By Hazoor Class No.281®
20.00	Documentary: ®
20.25	Q/A Session: With English Speakers ®
21.20	Sang-e-Meel: A talk on Sir Isaac Newton
21.50	Homeopathy Class: Lesson No.49 ®
23.05	Ae'eena:®
23.30	Learning Chinese: Lesson No.17 ®

Friday 26th October 2001

00.05	Tilawat, MTA News, Dars ul Hadith
00.35	Children's Class: Lesson No.71 (Canada)
01.35	Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends
02.35	MTA Sports: Salana Football Tournament
03.35	Safar Ham Nay Kiya: Visit to 'Rayshoon'
04.05	Lajna Magazine: Prog. No.17
04.50	Urdu Class: By Hazoor Lesson No.282 Rec.31.05.97
06.05	Tilawat, News, Dars ul Hadith
06.45	Siraiky Programme: F/ S – Rec.08.08.97 With Siraiky Translation
07.45	MTA Sports: Salana Football Tournament ®
08.45	Urdu Class: Lesson No.282 ®
09.55	Indonesian Service: Various Items
10.25	Bengali Shomprachar: Various Items
10.55	Seeratun Nabi (SAW)
11.45	Darood Shareef
12.00	Friday Sermon: By Hazoor
13.05	Tilawat, MTA News
13.30	Majlis Irfan: With Urdu Speaking Friends ®
14.25	Safar Ham Nay Kiya: Rayshoon ®
14.55	Friday Sermon: Rec: 26.10.01®
15.55	Children's Class: Lesson No.71 ® Hosted by Naseem Mehdi Sahib
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	French Programme: Aurore La vie du Saint Prophete Mohammad (SAW)
18.40	French Programme: Various Items
18.55	Urdu Class: Lesson No.282 ®
20.05	Friday Sermon: By Hazoor ®
21.10	Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends
22.10	Lajna Magazine: Prog. No.17 ® Produced by Lajna Imaillah Pakistan
22.55	MTA Sports: Salana Football Tournament ®

Saturday 27th October 2001

00.05	Tilawat, MTA News, Darsul Hadith
00.45	Children's Corner: Waaqifeene Nau Prog.
01.15	Kehkashan: Hosted by Nafees Ahmad Ateeq Sahib
01.40	Friday Sermon: Rec.26.10.01®
02.40	Computers for Everyone: Part 121 Presented by Mansoor A. Nasir Sb
03.25	German Mulaqat: ®
04.25	Urdu Asbaq: Lesson No.20
04.55	Liqaa Ma'al Arab: Session No.408 Rec:28.05.98
06.05	Tilawat, News, Darsul Hadith
06.45	MTA Mauritius: Class des Enfants No.22
07.45	Tabbarukat: Speaker Mau. Abdul M.Khan Sb. J/S Rabwah 1972
08.30	Safar Ham Nay Kiya: A visit to Patriyata, Pakistan
08.50	Liqaa Ma'al Arab: Session No.408 ®
09.55	Indonesian Service: Various Items
10.55	Question and Answer Session with Huzoor
11.25	Children's Corner: Waaqifeene Nau Item ®
12.05	Tilawat, MTA News
12.35	Bengali Service: Various Items
13.35	German Mulaqat: With Hazoor ®
14.35	Computers for Everyone: Part 121 ®
15.10	Quiz Khutbat-e-Imam: From F/S – 11.02.00
15.55	Children's Class: By Hazoor- Rec.27.10.01
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	French Programme: ® ®
19.05	Liqaa Ma'al Arab : Session No.408®
20.05	Arabic Programme: Extracts from Tafseer-ul-Kabir, Programme. No.38
20.35	German Mulaqat: With Hazoor ®
21.35	Computers for Everyone: Part 121 ®
22.05	Children's Class: By Hazoor ®
23.05	Quiz Khutbat-e-Imam: ®
23.30	Question and Answer Session with Huzoor ®

Sunday 28th October 2001

00.05	Tilawat, News, Seerat un Nabi (saw)
00.55	Children's Corner: Bait Bazi
01.10	Children's Corner: Kudak No.19
01.30	Dars-ul-Quran: Lesson No.16 Rec. 07.01.99
03.00	Hamari Kaenat: No.113
03.25	Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat
04.25	Learning French: Lesson No.17
05.00	Urdu Class: Lesson No.283 – Rec.04.06.97
06.05	Tilawat, News, Seerat un Nabi (saw)
07.00	Dars-ul-Quran: Lesson No.16 ®
08.30	Chinese Programme: Islam Among Religions – Pt 13
09.00	Urdu Class: Lesson No:283 ®
10.00	Indonesian Programme: Various Items
11.00	Children's Class by Hazoor ®
12.05	Tilawat, News
12.40	Bengali Service: Various Items
13.40	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®
14.40	Hamari Kaenat: No.113 ®
15.00	Friday Sermon by Hazoor Rec.26.10.01®
16.00	Children's Corner: Kudak No.19 ®
16.15	Le Francais C'est Facile Lesson No.17 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	English Programme
19.00	Urdu Class: Lesson No.283 ®
20.15	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®
21.15	Hamari Kaenat: No.113 ®
21.35	Dars-ul-Quran: No.16 ®
23.05	Documentary:
23.25	Le Francais C'est Facile: Lesson No.17 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 | Friday, October 19, 2001 | Issue No. 42

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاهد۔ مؤرخ احمدیت

اکیسویں صدی کا پہلا مثالی سفر نامہ کویت

حال ہی میں نامور احمدی سیاح جناب محمد داؤد طاہر صاحب ایم۔اے۔ ممبر چیف ایگزیکٹو انسپیکشن کمیشن پاکستان کے قلم سے "اک سفر اور سہی" کے دلچسپ نام سے کویت کا ایک جامع اور معلومات افروز سفر نامہ شائع ہوا ہے جو اکیسویں صدی کا پہلا اُردو میں مثالی سفر نامہ ہے جسے ملک کے مشہور اشاعتی ادارہ 'فیروز سنز' لاہور نے پوری آب و تاب سے زیور طبع سے آراستہ کیا ہے۔

ستمبر ۱۹۹۹ء میں آپ شاہین انٹر نیشنل کویت کے لئے افتاحی پرواز میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے کویت تشریف لے گئے۔ اس دوران آپ کی دوربین نگاہ نے اس سرزمین کو جس تفصیل اور مبصرانہ زاویہ نگاہ سے دیکھا اور آپ کی محتاط مگر فولادی قلم نے اسے موجودہ اور اگلی نسلوں کے لئے ریکارڈ کر دیا۔ یہ سفر نامہ اس کا شاندار مرقع ہے جو انشاء اللہ مستقبل میں قیمتی ماخذ اور مشعل راہ کا کام دے گا۔ کیونکہ اس کا ایک ایک صفحہ قاری کو بزبان حال کہہ رہا ہے۔

تیری بنیاد چند لمحوں پر
میری سوچیں محیط صدیوں پر

برصغیر کے مشاہیر ادباء اور کہنہ مشق اہل قلم نے مصنف کو اس عظیم علمی پیشکش پر زبردست خراج تحسین ادا کیا ہے۔ مفصل تبصروں سے چند فقرات نمونۃً ملاحظہ فرمایئے:

۱)...... "مجھے کسی تخلیق میں اس اختصار، اتنی تفصیل، اس خوبی کے ساتھ ریکارڈ ہونا یاد نہیں"۔
(جناب جمیل الدین عالی)

۲)...... "میں پاکستان کے عظیم دوست، کویت کے حوالے سے لکھے گئے اتنے اعلیٰ درجہ کے سفر نامے پر داؤد طاہر کو مبارک باد پیش کرتا ہوں"۔
(جناب عطاء الحق قاسمی)

۳)...... "مجھے یقین ہے کہ 'اک سفر اور سہی' سفرنامے ہی میں نہیں اردو عصری ادب میں لائق تحسین و توجہ گردانا جائے گا"۔
(جناب افتخار عارف)

☆......☆......☆......☆

ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا بھر کی سیاحت اور ممالک عالم کے ہر گوشہ میں پھیل جانا تحریک جدید کے بنیادی مقاصد میں سے ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۵ر فروری ۱۹۳۶ء کے خطبہ جمعہ کے دوران پر جلال انداز میں نونہالان احمدیت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"اگر تم دنیا میں نہ پھیلے اور سوگئے تو وہ تمہیں گھسیٹ کر جگائے گا اور ہر دفعہ کا گھسیٹنا پہلے سے زیادہ سخت ہو گا۔ پس پھیل جاؤ دنیا میں، پھیل جاؤ مشرق میں، پھیل جاؤ مغرب میں، پھیل جاؤ شمال میں، پھیل جاؤ جنوب میں، پھیل جاؤ افریقہ میں، پھیل جاؤ جزائر میں، پھیل جاؤ چین میں، پھیل جاؤ جاپان میں، پھیل جاؤ دنیا کے کونے کونے میں، یہاں تک کہ دنیا کا کوئی گوشہ، دنیا کا کوئی ملک اور دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو۔ پس پھیل جاؤ، جیسے صحابہ پھیلے، جیسے قرون اولیٰ کے مسلمان پھیلے ......"

(مطالبات تحریک جدید صفحہ ۵۸۔۵۹ ۔طبع چہارم دسمبر ۱۹۴۲ء)

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبہ:۱۸)

Nkwanta (غانا۔ مغربی افریقہ) میں حال ہی میں تعمیر ہونے والی خوبصورت احمدیہ مسجد کا افتتاح

(رپورٹ: فہیم احمد خادم ۔مبلغ سلسلہ غانا)

مورخہ ۲۲ر جون ۲۰۰۱ء کو اکوانٹا (Nkwanta) وولٹا ریجن (Wolta Region) کے مقام پر ایک خوبصورت مسجد کا

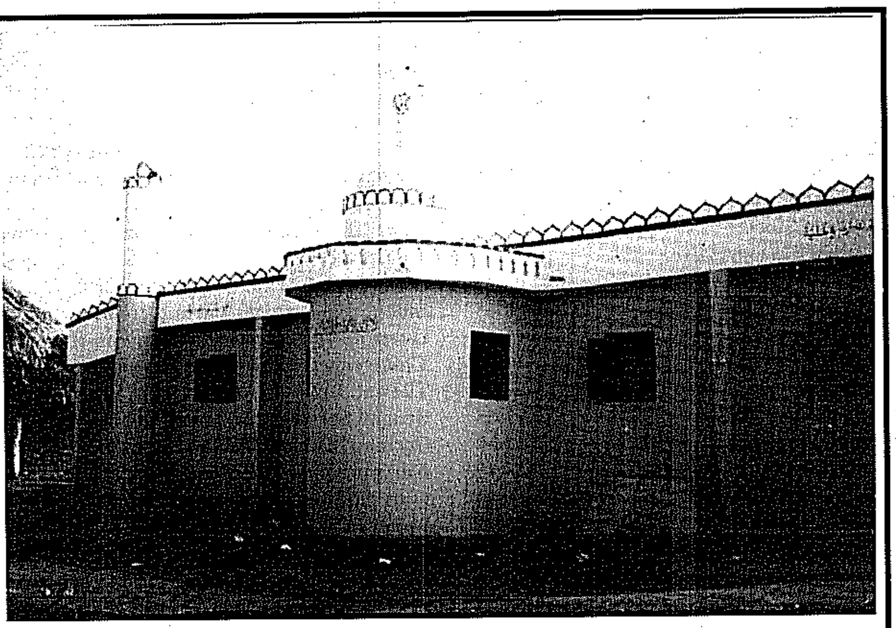

گھانا کے وولٹا ریجن میں اکوانٹا (Akwanta) کے مقام پر نو تعمیر شدہ مسجد احمدیہ

افتتاح عمل میں آیا۔ اس کے لئے مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ غانا، نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ وہاں تشریف لے گئے۔ تقریب میں مقامی چیف کے علاوہ دیگر معزز احباب نے بھی شرکت کی۔

اس علاقہ میں عرصہ سے بارش نہ ہوئی تھی۔ جب افتتاح کی تقریب ہوئی تو اس کے بعد خدا کے فضل سے موسلادھار بارش ہوئی۔ اس پر علاقہ کے لوگ برملا کہتے ہیں کہ یہ بارش احمدیوں کی اس جگہ پر عبادت کی قبولیت کا نشان ہے۔ ان کی یہاں عبادت کی برکت سے علاقہ میں بارش ہوئی۔

جماعت احمدیہ نائیجر (Niger) (مغربی افریقہ) کے زیر اہتمام پہلے جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد

(رپورٹ عارف محمود ۔ مبلغ سلسلہ)

۱۷ر جون ۲۰۰۱ء بروز اتوار جماعت احمدیہ نائیجر (Niger) میں پہلا جلسہ سیرت النبی ﷺ ہوا۔ جس میں بڑی تعداد میں احمدی اور غیراز جماعت احباب نے شرکت کی۔

جلسہ صبح ۹ بجے قرآن مجید کی تلاوت سے شروع ہوا، بعد میں اس کا ترجمہ فرنچ کے علاوہ دو بڑی لوکل زبانوں 'ہاؤسا' اور 'جرماں' میں پیش کیا گیا۔ پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی منظوم کلام قصیدہ فی مدح خاتم النبیین "یا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ" پیش ہوا اور اس کا فرنچ اور دونوں لوکل زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔

اس کے بعد مکرم الفا ابو بکر عبداللہ نے 'آنحضور ﷺ کے نسب' کے متعلق تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم معلم مومن رابیو نے 'آنحضور ﷺ کا اپنی بیویوں سے سلوک' کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر مکرم محمد موسیٰ میگاہ نے آنحضورؐ کے بچوں کے ساتھ شفقت کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر خاکسار نے جلسہ سیرت النبیؐ کی غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کے حوالہ سے اور آنحضورؐ کی اپنے صحابہ کرام کے ساتھ محبت کے موضوع پر تقریر کی اور آخر پر تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا جن کی تعداد ۳۶۸ تھی۔ تمام تقاریر فرنچ میں تھیں جن کا ساتھ ساتھ ہاؤسا اور جرماں میں ترجمہ کیا جاتا رہا جسے تمام حاضرین نے پسند کیا۔ یہ نائیجر جماعت کا سب سے پہلا جلسہ تھا جس کا انتظام نیامی کے مشن ہاؤس میں کیا گیا۔ تمام خدام نے بھرپور تعاون کیا اور جلسے کی کامیابی کے لئے خوب محنت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔